وَقَرْنَ فِی بُیُوتِکُنَّ ۵ اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَی النِّسَاءِ

بے پردہ کل جو آئین نظر چند بیبیان ۔ اکبر زمین مین غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپکا پردہ وہ کیا ہوا ۔ کہنے لگین کہ عقل پہ مردونکی پڑ گیا

پردہ نشین

شریف اور خانہ دار بیبیون کیلیے ایک مفید اور مستند رسالہ

مرتبہ مسز خاموش

سلسلہ جدید قسم دوم جلد ۵

قیمت سالانہ معہ محصول عہ؍

مہتمم اشاعت مسز احتشام

نوٹ پردہ نشین کے لیے مضا[illegible] مسز خاموش بیاور [illegible]
[illegible] پتہ پر بھیجے جائین

قواعد وضوابط پردہ نشین

(۱) پردہ نشین ہر انگریزی مہینے کے آخری ہفتہ مین شایع ہوتا ہے۔

(۲) پردہ نشین مین جہانتک ممکن ہوسکتا ہے شریف خواتین کے قلم سے لکلے ہوے مضامین جگہ پاتے ہین بحالت اشد ضرورت خاص مضمون مردون کے درج ہوتے ہین مگر مقاصد رسالہ کی پیروی ہر صورت مین لازمی ہے۔

(۳) دس خریدار بہم پہنچانے والے صاحبون کو رسالہ سال بہر کے لئے مفت روانہ ہوگا۔

(۴) زنانہ دستکاری کی جو چیزین دفتر پردہ نشین مین وصول ہوتی ہین اونپر مفصل ریویو کیا جاتا ہے اور کوئی بہن اسکو دیکہین تو وہ دستکاری بذریعہ پارسل اگر ممکن ہو تو بہیجی جاتی ہے۔

(۵) اگر کسی زنانہ مدرسہ کے مہتمم ایک ساتھ دس پرچہ طلب فرمائین گے تو نصف قیمت لیجاویگی۔

(۶) پردہ نشین مین درج ہونے کیلئے جملہ مضامین بنام اڈیٹرہ مسنر خاموش صاحبہ بیاور ضلع اجمیر کے پتہ پر بہیجے جاوین۔

(۷) خط وکتابت کے وقت اپنی خریداری کا نمبر ضرور لکہین تاکہ اسکی تعمیل مین دقت نہو۔

(۸) سالانہ قیمت رسالہ پردہ نشین قسم اول کی مبلغ دو روپیہ معہ محصول قسم دوم عہ لیجاتی ہے

المشـــــــــــــــتہر

مسنر احتشام مہتمم اشاعت رسالہ پردہ نشین آگرہ

جلد ۵ | فہرست مضامین بابتہ ماہ ستمبر و اکتوبر | نمبر ۵-۶

مضمون	نامہ نگار	مضمون	نامہ نگار
علم کی دیوی	از محمد حسین	عید کی سچی خوشی	مسنر مظہر الحق
ایک بچے کی موت کے بعد ماں سے ملاقات		اچھا شوہر	انوار حسین
عورتین بہی امام و مجتہد گذری ہین	جناب سید حسن صاحب	بچون کی پرورش کے گیارہ قواعد ۔	
دفتر کشی	اڈیٹرہ	زنانہ خبرین	
زیور کے کرشمے	ایک اخبار بین	اچھی بی بی	مسنر فیاض حسین
ریویو	ایڈیٹرہ	دنیا کی جنت	والدہ ابن حسن
خوش رہنے کے طریقے	ایک پردہ نشین	ساسون پر بہوون کا ظلم	محمودہ بیگم
عبرت انگیز واقعہ	خاموش صاحب	ہمارا باورچی خانہ	
پردہ اور نکاح ثانی کی مخالفت کا نتیجہ ۔۔		ہمارا شفا خانہ	
راقم	ایک ... حق گو	لطائف	

بہنون سے دو دو باتین

عقیلہ بیگم ۔ ایک تعلیم یافتہ اور لایق بیگم نے اپنے خاوند کو جو اول درجہ کا عیاش اور ہٹ دہرم تہا کیسے راہ راست پر کر لیا پہر اسی بیگم کی لیاقت سے ایک غریب لکڑہارا ایک مالدار جوہری بنگیا ۔ مستورات کو چاہیے کہ وہ عقیلہ بیگم کا فسانہ پڑہین اور ایسی ہی دور اندیش اور لایق بننے کی کوشش کرین عورتون کے پڑہنے کے لیے قابل دید کتاب ہے قیمت فی جلد [illegible]

پردہ نشین

ماہ ستمبر و اکتوبر سنہ ۱۹

علم کی دیوی

گذشتہ سے آگے سلسلہ کے لیے دیکھو پردہ نشین ماہ مئی صفحہ نمبر ۲۱

اس لیئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ میم صاحبہ کا پردہ کو اس امر کا ذریعہ قرار دینا کہ عورتین مردون کے حالات سے واقف نہ ہون میم صاحبہ کی سخت تر غلطی ہے - یا دہوکا دہی ہے - در اصل پردہ عورت ذات کی عزت اور قدر کو بڑہاتا ہے اور اُنکی عظمت اور وقر دلون مین بٹہانے کا ذریعہ ہے - وجہ یہ کہ جسقدر بے دیکھی چیز کی صرف تعریف سننے سے دل مین عظمت اور محبت اور اُسکے حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہو سکتی ہے وہ دیکھی ہوئی چیز کی ہرگز نہین ہو سکتی - ایک پردہ ہے کہ جس نے یہ سمجھایا ہے کہ عورت ذات کا وجود محض [illegible] پہلو

پردہ موجب عزت ہے

بیٹھکر پہرنے کے لئے نہین ہے بلکہ عورت کا وجود جہان خداوند تعالی کی غیر مترقبہ
نعمت ہے وہان وہ ایک خاصی ذمہ داری کے لیئے پیدا کی گئی ہین - ایک گہر
کا ذمہ دار یا مہتمم ہونا کوئی تہوڑا سا کام نہین ہے بلکہ بڑا اہم ہے اور اُسی ذمہ
داری کے سلسلہ مین اچھی بُری چیزون مین تمیز کرنے کا بہی اچہا خاصہ موقع
نصیب ہو جاتا ہے - ہماری تو یہ سمجہ مین نہین آتا کہ پردہ اچھی اور بُری چیزون مین
تمیز کرنےسے کیونکر روک سکتا ہے اگر یہ بات ہوتی تو پہر آج کوئی پردہ دار عورت اچھی
اور بُری مین تمیز کرنے کے لایق ہی نہ ہوتی - مگر ہم دیکھتے ہین کہ جس غضب و بلا
کی تمیز عورتون مین باوجود پردہ دار ہونے کے ہوتی ہے اتنی مردون مین بہی
نہین ہوتی کبھی دفعہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ میان ایک چیز کو اچہا سمجھکر لے آتا ہے

پردہ سے بسا اوقات مادہ تمیز ترقی کرتا ہے -

مگر در اصل وہ چیز اچھی نہین ہوتی ہے اور بیوی صاحبہ
اُسکی بُرائی بہلائی دکہلاتی ہین جس سے میان کو ماننا
پڑتا ہے کہ اونہون نے غلطی کی ہے جس سے اِس امر پہ خاصی روشنی پڑتی ہے
کہ پردہ اچھی بُری چیزون کی تمیز مین حارج نہین ہو سکتا - بلکہ پردہ مین رہنے
سے عورت ذات کا مادۂ تمیز جس سے اچھی اور بُری چیز کی تمیز کی جاتی ہے ترقی کرتا

ادہر اودہر خواہ نخواہ دیکھنا انسانیت کے خلاف ہے

ہے جسکے باعث وہ بعض دفعہ مردون کی پسند کی ہوئی
چیزون مین نقص دکہلانے کے قابل ہو جاتی ہین -
ہم تو اس بات کو سمجہ ہی نہین سکتے کہ بے محابا ادہر اودہر
دیکہنا کونسی خوبی مین داخل ہے میم صاحبہ کے نزدیک خواہ یہ خیر و خوبی کا
ذریعہ ہو مگر اہل عقل اور غیور تو ان افعال کو چوپایون کے افعال یقین کرتے ہین

چونکہ انسان کا تو فرض ہے موقعہ اور محل کے لحاظ سے ہر ایک کام کو کرے جو مرد یا عورتین اپنے وجود کو محض سیر کرنے یا بے محابا ادہر ادہر گہومنے تاکنے کے لئے یا صرف ہواخوری کے لئے ہے یقین کرتے ہین دراصل انہون نے اپنے اغراض و مقاصد کو ہی نہین سمجھا۔

یہ سچ ہے کہ اگر مقدس اسلام عورتون کو گنہگار سمجھتا تو اُنکو پردہ کرنے کا حکم دیکر گہر کی شاہی نصیب نہ کرتا بلکہ مزدورون کی طرح دن رات محنت مزدوری کرنے اور دربدر خاک بسر پہرنے اور خصوصًا مردون کو کماکر کہلانے کا سبق پڑہاتا۔ لیکن اسلام نے اِن امور کو پسند نہین کیا بلکہ اسکے سراسر خلاف یہ حکم دیا ہے کہ عورتین چونکہ نازک اندام ہین اور ویسے بہی فطرتی طور پر اُنکی خاص خاص غرضین ہین اس لیے یہ ہونا چاہیئے کہ مرد باہر کے کام کاج کرین اور عورتین گہر کی مہتمم ہون مردون کا کام اپنے گاڑہے پسینے سے کمائی کرنا اور عورتون کا کام اُس کمائی کو باقاعدہ خرچ کرنا خانہ کا اپنا اور اپنے بال بچون کا اسمین گذارہ کرنا تاکہ وہ گاڑہے پسینے کی کمائی اکارت نہ جاوے یا بے جا فضول خرچیون مین برباد نہ ہو۔

مقدس اسلام کا عورت ذات پر احسان عظیم

پردہ گناہ سے روکتا ہے

پس پردہ ... نہ گناہگاری کا نتیجہ ہے نہ قید کرنیکا ذریعہ ہے اور نہ ضروری امور کے لیے کسی جگہہ جانے مین حارج ہے۔ البتہ بیہودہ طور پر ادہر ادہر گہومنے اور بے محابا ناجائز نظربازی سے روکنے کا اور عورتون کو گہر کی بادشاہی اور بہت بڑے ذمہ داری کے لئے پیدا

بے پردگی کی خرابیان

خیال کرو کہ ہماری بہن فرنگنون کو بے پردگی نے کیا فزا دیا اور انہون نے علم پڑہکر کیا فائدہ حاصل کیا بجز اسکے کہ وہ بات بات مین نوکرون اور نوکرنیون کی محتاج پائی جاتی ہین۔ مثلاً کہانا پکانے کے لیے اونکو خانسامان رکہنا پڑتا ہے کپڑے پہننے پہنانے کے لئے بہرے خدمتگار کی ضرورت لاحق ہوتی ہے ایسے ہی اکثرون کو درزی کی حالانکہ ہم بڑی خوشی سے اپنے پیارے خاوند اور بچون کے لیے اور خود اپنے لیے یہ تمام کام خود ہی بہ آسانی کرنا باعث فخر و راحت یقین کرتے ہین۔ ہمکو اپنی ضروریات خانگی کے لئے نوکرون کی ایسی احتیاج

پردے کی راحتین

نہین رہتی اور نہ ہمکو ان کامون کے ہوتے ہوئے اتنی فرصت ہی ہو کہ ہمارا گہر مین نکہار بیٹھنے سے دل اوکتا جاے اس لیے دل مین سمائی کہ چلو سیر ہی کر آوین تاکہ وقت تو کٹے۔

پردہ دار عورتین اصلی راحت کی وارث ہوتی ہین

اگر ہم نکہار بیٹہنے اور ہر ایک کام مین نوکرون کی احتیاج رکہنے کی خواہش مند ہونگے تو لامحالا ہمارا دل گہر مین بیٹہنے سے اوکتا جانا امر ممکن ہے۔ لیکن جب ہمارے واسطے کوئی نہ کوئی شغل ہوگا مثلاً کہانے پکانے کپڑے سینے پرونے کے علاوہ لکہنے پڑہنے وغیرہ کا تو ہمارا دل تو بہلا ہی رہیگا۔ اس لیے ہمکو تو یہ خبط سوجہہ سکتا ہی نہین کہ ہم پردے مین ہونے کے باعث قید محض مین ہین۔ یا پردہ نے ہماری آزادی مین بٹہ لگا دیا ہے۔

پردہ فلاح و بہبودی کا ذریعہ ہے

یہ تو وہ صورتین ہین کہ جسقدر بہی ہم پردہ کی قدر کرین اور جسقدر بہی پردہ کا حکم دینے والے کا شکر ادا کرین

وہ تھوڑا ہے کیونکہ اگر پردہ کا حکم ہمکو نہ دیا جاتا اور بے محابا اوہر اودہر گہومنے پہرنے اور اپنا حسن و جمال دکہلاتے پہرنے اور بناؤ سنگہار کیے ہوا خوری کرنے اور نیز دوسرون کی طبیعتون کو برگشتہ کرنے کا موقع ملتا تو یہ ممکن تہا کہ ہم اسطرح آزادی اور امن چین سے گہر مین بیٹہنے اور راحت اعلیٰ کے پانے کے لایق نہ ہو سکتے!

بے پردگی سے سراسر نقصان ہے

مرد کے دل مین عورت کی اور عورت کے دل مین مرد کی فطرتی خواہش اس بات پر توجہ دلاتی ہے کہ ایسے امور سے نامحرم کا بچنا بچانا نہایت ضروری کہ جس سے کسی قسم کی خرابی واقع ہو۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ جب ہم کسی دوسرے کی خوبی اور خوبصورتی کو پسند کرنے کی خواہش کرینگے یا پسند کرینگے تو لامحالا ہمارے دل مین یہ خواہش بہی دامنگیر ہوگی کہ ہمارے حسن و خوبی پر بہی کوئی ریجہے! اور اُسکا جو کچہ نتیجہ نکلنا ضروری ہے وہ معلوم۔

پس

یہی وہ وجہ ہے کہ مقدس اسلام نے اس امر سے روکنا چاہا ہے کہ جس سے جائز تعلقات مین رخنہ اندازی ہو اور اس لیے زینت کے اعضاء کا پردہ مین

پردہ خطرناک امور سے روکتا ہے

رکہنا اور نامحرم کے سامنے بے محابا جانے سے منع کیا گیا ہے تاکہ ایک کی ناجائز توجہ سے جائز طرف سے ہٹاکر ناجائز طرف رجوع کرکے جائز تعلقات مین رخنہ اندازی کا باعث ہو یا کوئی ایسی خرابی ظہور پذیر ہو کہ جس کے ہونے سے کلنک کا ٹیکہ لگ کر دونون جہانون کی ذلت و رسوائی کا موجب ہو (باقی دارد)

ایک بچے کی موت کے بعد اپنی ماں سے ملاقات

(نوشتہ سید عنایت حسین صاحب)

عجب دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
دگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

بیٹھے بٹھائے مجھے کیا ہوا — تڑپنے لگا دل اچھلنے لگا
زمین تک مرے آنسو آنے لگے — فلک تک مرے نالے جانے لگے

ہائے مین بہتیرا دل کو سمجھاتی ہون۔ مگر یہ کمبخت ایسا ضدی اور سرکش ہے کہ مانتا ہی نہین۔ ہائے کیا کرون مجبور ہون۔ اپنا پیارا نور نظر گوہر بے بہا اجل کے حوالے کر چکی ہون افسوس اے موت تیرا خانہ خراب تو نے ہزارون خاندان بے نام و نشان کیے۔ اے موت تیرا ستیاناس تو نے ہزارون کم سن معصومون کو انکے والدین سے جدا کر کے خدا جانے کس کس مصیبت مین ڈالا۔ اے فتنہ ساز موت ایک دم ہزارون آرزوؤن کا خون کرنا تیرے بائین ہاتھ کا کرتب ہے۔ اے ستم شعار ظالم تجھے مجھ بیکس کے حال پر بھی میرا نازآفریدہ نو دمیدہ پھول میری آغوش سے جدا کرتے ہوئے رحم نہ آیا۔ ہائے میرا طرحدار ننھا سا بچہ جسکو مین ہر فرد بشر پر ترجیح دیتی تھی ہائے میرا جان سے زیادہ عزیز موتی جسکا ثانی مغربی و مشرقی سمندرون مین نہ آجتک پیدا ہوا ہے نہ ہوگا۔ افسوس اے موت تو نے

تیر گرہ رہی ہون۔ مین خاموش اسی حالتِ غم و اندوہ مین تھی کہ یکایک میری
آنکھون سے ایک اشکون کا دریا بہنے لگ گیا۔ اور مین ایسی بے بس ہوکر روئی
کہ مجھپر بیہوشی طاری ہو گئی اور مین بدحواس ہوکر گر پڑی۔ گرتے ہی کیا دیکھتی ہون
کہ ایک ویرانے مین چلی جا رہی ہون۔ اتنے مین ایک آواز میرے کان مین آئی
کہ تیرا بچہ ابھی تجھے ملے گا۔"

مین نے ہر چند ادہر اودہر دیکھا مگر آواز دینے والے کا کہین پتہ نہ پایا بس پھر کیا
تھا جیسے سورج کے سامنے دھند اور غبار کے بادل دم بھر مین پھٹ کر بکھر جاتے
ہین اسی طرح محبت کی بھی عجیب خاصیت ہے۔ اسے کبھی کبھی آدمی مردہ تصور
کر بیٹھتا ہے مگر اس کی چنگاری دل کی راکھ کے نیچے چھپی پڑی رہتی ہے کہ
اسے بھڑکانے کے لئے ایک ہلکی سے ہلکی پھونک بھی کافی ہوتی ہے۔ اسی
طرح اُس آواز نے اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ بنایا مین بہ آواز بلند ماتا کی ماری زار
وقطار رونے لگی۔ اب اُس غیبی فرشتہ نے مجھ بیکس کی نازک حالت دیکھکر
دور رہنا مناسب نہ جانا۔ میرے پاس آکر میرے بازو کو اُس نے پکڑ کر ہلایا۔ کیا
دیکھتی ہون کہ ایک سبز پوش بوڑھا سامنے کھڑا ہے اور کہتا ہے "صبر کرو صبر صبر"
مگر اس دل کو صبر نہ آنا تھا نہ آیا۔ اُسے دیکھکر دردآمیز لہجہ مین سرد آہ بھر کر مین نے
کہا "ہائے میرا نور بصر میرے بڑھاپے کا عصا۔ میرا ننھا سا بچہ کہان گیا۔" اُس
سبز پوش نے ہنسکر کہا "گذشتہ ماجرے کے بار بار دہرانے سے کیا حاصل
تم ابھی اپنی مراد کو پہونچ جاؤگی۔" یہ کہکر وہ تو کہین غائب ہو گیا۔ اب چارون طرف
گھُپ اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ کہین رستہ نہ ملتا تھا۔ چار اپنی ...

بہاررہی تہی کہ یکایک ننہے ننہے بچون کی ایک جماعت نمودار ہوئی - وہ خوش وخرم

ہنستے بولتے جلتے ہوئے دیئے ہاتہون مین لئے چلے آرہے تہے کیا دیکہتی ہون

کہ میرالخت جگر بہی ان سب کے پیچہے پریشان صورت بنائے سر جہکائے بجہا ہوا

دیا ہاتہہ مین پکڑے چپ چاپ چلا آرہا ہے یہ دیکہکر مجہہ سے ضبط نہ ہوسکا روکر

اوس سے کہا اے میری جان کے نور آنکہون کے سرور میرے گہر کے چراغ

تو یہان کہان؟ جب سے تو میری آنکہون سے اوجہل ہوا ہے کہانا پینا سب

برائے نام ہے - اصل مین تو خون جگر میرا کہانا ہے ، دنیا آنکہون مین اندہیر

ہے - ہردم تیرے فراق مین چشم پرنم رہتی ہون "

یہ سُنکر لڑکے نے منہ پہیر لیا اور کہا اے مادر مہربان مین ایک ایسی پرفضا

اور خوش منظر جگہہ مین آگیا تہا کہ جس سے بہتر میرے لیے اور کوئی رہایش کی

جگہہ نہین ہوسکتی - مگر افسوس کہ مجہے وہ خوشی نصیب نہ ہوئی جو میرے دوسرے

ساتہیون کو ہوئی تہی جیسا کہ تم دیکہہ رہی ہو - اس کا سبب جانتی ہو؟ یہ سب

مصیبت تمہاری ہی گریہ وزاری نے مجہہ پر نازل کی ہے اور پہر بجہا ہوا دیا مجہے

دکہاکر پوچہا جانتی ہو یہ کیون روشن نہین؟ مین نے کچہہ جواب نہ دیا تو وہ یون گویا

ہوا کہ تیرے ہی آنسو میرے اس چہوٹے سے چراغ کو جلنے نہین دیتے اور مین

ناچار اندہیرے مین ٹہوکرین کہاتا ہون اور مصیبت اوٹہاتا ہون اتنا کہکر رو پڑا

اور اسی حالت مین اپنی جماعت کے لڑکون کے ساتہہ جا ملا "

جب مین بیدار ہوئی تو وہی غم واندوہ کا بوجہہ میرے دل پر تہا مگر اس دردناک

عورتین بھی امام اور مجتہد گذری ہین (1) نمبر

علم حدیث مین مردون کی طرح عورتین بھی امام اور مجتہد گذری ہین اور اگر بنظر انصاف
دیکھا جاوے تو اس بات کے کہنے کی سوا کوئی چارہ نہین کہ اس علم شریف
کی موجد عورتین ہی ہین۔ کیونکہ اکثر معتبر حدیثین ازواج مطہرات بالخصوص
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہین۔ امام سیوطی
نے چالیس عورتون سے علم حدیث حاصل کیا تھا۔ یہان ہم چند مشہور و معروف
محدث عورتون کے صرف نام پر ہی اکتفا کرتے ہین اور وہ یہ ہین :-

آسیہ بنت جار اللہ۔ جن کے فرزند جمال محمد قاضی مکہ تھے۔ اور جو امام سیوطی
کی اُستاد تھین۔ آمنہ بنت شرف الدین موسیٰ جو اپنے زمانہ کے نامور محدثین
مین شمار کی جاتی ہین۔ اور جن سے امام سیوطی نے علم حدیث پڑھا تھا۔ آمنہ بنت
علی دمشقی جو علم حدیث کا درس دیتی تھین۔ آئی دختر ملک ابراہیم جو ابن حجر عسقلانی
کی ہمعصر تھین اور جو ان سے علم حدیث مین اکثر مباحثہ کرتی رہتی تھین۔ اخت المزنی
بنت ابراہیم المزنی جو امام شافعی رح کی مجلس مین حاضر ہوتی تھین اور جنہون
نے ان کے فتوے معاون مین اصلاح دی تھی۔ اسماء بنت محمد دمشقی جو
اپنے زمانہ مین علم حدیث مین فرد کامل تھین۔ اور جن کے بیٹے محمد بن اسماء
اور بھائی قاضی القضاۃ مولنا نجم الدین شافعی تھے جو مشہور و معروف علماء

حاضر ہوتی تہین اور جنہون نے ابن ہشام سے بہی علم حدیث پڑہا تھا اور جن سے
اکثر محدثین نے روایتین نقل کی ہین۔ ام الخیر البغدادیہ جنہون نے اپنے زمانہ
مین بہت کچھہ علم حدیث کو پہیلایا تہا۔ اور جن کے شاگرد رشید اکابر محدثین مثلاً
اسمٰعیل بن [illegible] قاضی تقی الدین ابن سعدہ ابن شحنہ۔ فاطمہ بنت سلیمان
وغیرہ تہے۔ ام الفتح بنت احمد بغدادیہ جو علم حدیث مین اس قدر مشہور تہین کہ
انکا لقب ابنۃ الاسلام پڑ گیا تہا۔ اور جنہون نے ایک زمانہ تک علم حدیث سے
خلق اللہ کو فائدے پہونچائے تھے۔ ام کو بنت اوس انصاری جن کی وجہ سے
یہ آیہ کریمہ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ نازل ہوئی۔
ام ہانی بنت قعد استاد امام سیوطی۔ ام ہانی مریم دختر شیخ نورالدین و مادر علامہ
سیف الدین صاحبہ تہین بعض کتب فقہ از بریاد تہے اور جنہون نے سات برس
کی عمر سے مجالس محدثین مین علم حدیث پڑہا تہا۔ اور جو امام سیوطی کی استاد تہین
الجلیلۃ السلطانیہ دختر ملک عادل جو اپنے زمانہ کی نامی محدثہ تہین حبیبہ بنت
عبدالرحمان جنہون نے مولانا صلاح الدین صفدری کو اجازہ دیا تہا اور جنکا ذکر
اسی عالم نے اپنی کتاب مین بضمن مشاہیر محدثین کیا ہے۔ حنیفہ بنت القمنی
استاد علامہ سیوطی۔ خدیجہ بنت بدران بنت مولانا شہاب الدین استاد
امام سیوطی جو دس برس کے سن سے محدثین کی مجالس درس مین حاضر ہوئی تہین
اور مصر مین بود باش رکہتی تہین۔ وفرہ جن سے محمد بن سیرین نے حدیث نقل
کی ہے اور جنہون نے ستہ سے ایک حدیث استخراج کی تہی۔ رابعہ بنت جحجر

کی مجلس درس مین حاضر ہوتی تہین۔ رجب بنت شہاب الدین احمد القلیجی واستاد امام سیوطی جنہون نے اپنی دادی سارہ بنت شیخ تقی الدین سبکی سے علم حدیث پڑہا تہا۔ رقیہ مصری دختر محمد بن علی قرۃ العین دختر حاجی ملا صالح قزونی جو علم عربیہ حفظ احادیث وفقہ اور تاویل آیات قرآنی مین فرد کامل تہین

دختر کشی

جاہلیت کے زمانہ مین یہ رسم عرب تہی — کہ کسی گہر مین اگر ہوتی تہی دختر پیدا
سنگدل باپ اُسے گود سے لیکر ماں کی — گاڑ دیتا تہا زمین مین کہین زندہ جاکر
رسم اب بہی یہی دنیا مین ہے جاری لیکن — جو کہ اندہے ہین ہیئے کے نہین کچہہ اُنکو خبر
لوگ بیٹی کے لیئے ڈہونڈہتے ہین جب پیوند — سب سے اول اُنہین ہوتا ہے یہ منظور نظر
ایسے گہ بیاہیئے بیٹی کو جو ہو آسودہ — اور ہمسر سے جو ذات مین ہو افضل تر
جانے پہچانے ہون ہمسایہ کے سارے زن و مرد — انکے معلوم ہون عادات و فضایل یکسر
ایک ہی شہر مین ہون دونون گہرانے آباد — دونون نزدیک قرابت مین ہون یا ہمدیگر
جیتے جی رہگئی بس انکی طرف سے گویا — جا کے پردیس مین بیٹی کو دیا بیاہ اگر
یہ جہان بین اسکی تو کرتے ہین کہ گہر کیسا ہو — پر نہین دیکہتے یہ کوئی کہ بر کیسا ہو
بد مزاجی ہو جہالت ہو کہ بد چلنی ہو — کچہہ برائی نہین داماد ہو گر اس سے بتر
وہ بہی ناشدنی رِیت ہے جسکے کارن — بکریان بہیڑیون سے پاتی ہین پیوند اکثر

ساتھ بیٹی کے مگر اب پدر و مادر بھی　　زندہ درگور سدا رہتے ہین اور خستہ جگر

اپنے اور بیٹیون کا جبکہ نہ سوچین انجام　　جاہلیت سے بھی کہین ہے یہ زمانہ بدتر

نوٹ

مسلمانون مین یہ عام رسم ہے کہ لڑکے لڑکیون کی سگائی بیاہ کا کام بیویون کے ذمہ رکھا جاتا ہے وہ جہان چاہین بیٹی بیٹون کی سگائی کردین اور اونکا یہ حال ہے کہ صرف اپنی قرابت رشتہ داری میل جول دیکھ کر بات پکی کرلیتی ہین اور بات کی بچھ مین پڑکر شادی کی ٹھیرا دیتی ہین بعض یہ صرف دیکھتی ہے کہ لڑکا لڑکیون کی مان باپ کیسے ہین۔ مگر یہ کم دیکھتی ہین کہ جس سے ساری عمر کا کام ہے وہ بھی کسی لایق ہے یا نہین اور وہ معلوم بھی کیسے ہوسکتا ہے جب تک لڑکا بڑا نہ ہو بچپن کا حال کسے معلوم کہ آگے صاحبزادے کس رستے رہین گے۔ بس ہماری ہمیشہ سے یہی رائے رہی ہے کہ لڑکی کی سگائی کسی سے بچپن مین ہرگز نہ کی جاوے بلکہ جب لڑکی بالغ ہو تو کسی بالغ لڑکے کو اوسکا رنگ ڈہنگ تعلیم وغیرہ دیکھکر جھٹ منگنی پٹ بیاہ کر دینا چاہیئے؛ بلکہ لڑکے جب تک کھانے کمانے نہ لگین اوسوقت تک شادی بیاہ کا نام نہ لینا چاہیئے؛ اتفاق سے یہ نظم مولانا حالی کی ہمین ملی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بزرگوار بالکل ہمارے ہم خیال ہین؛

ایڈیٹر

زیور کے کرشمے

اخبار عام سے معلوم ہوا ہے کہ حال مین مدراس مین ایک مشہور دائی کو بدمعاشون نے زیور کے لالچ سے ٹکڑے ٹکڑے کرکے رکھہ دیا- دائی صاحبہ مالدار تھین اور ہمیشہ جسم پر کئی ہزار کا سنہری زیور لادے رہتی تھین کسی بدمعاش نے فیس دیکر بچہ جنوانے کے بہانے سے اور گانون مین لے گیا اور قتل کرکے زیور اتار لیا مگر خون ناحق کب چھپتا ہے آخر پکڑے گئے- خیر کچھہ بھی ہو دائی صاحبہ اپنی جان سے گئین- کاش وہ زیور کے شوقین نہ ہوتین-

راقمہ ایک اخبار خوان



ریویو

خادم

اس نام کا ایک ماہوار اُردو رسالہ امراوتی ممالک متوسط سے نکلنا شروع ہوا ہی خوشی کی بات ہے کہ اُردو زبان ملک کے ہر حصہ کے باشندون کے دل مین اپنا گھر بنا رہی ہے رسالہ کے ایڈیٹر سیّد مظفر حسین صاحب ایلچپوری ہین جو ہر طرح سے قابل اور مسلمانون کے قومی معاملات سے دلچسپی رکھنے والے بزرگ معلوم ہوتے ہین مسلمانون کا فرض ہے کہ ایسے نوزائیدہ رسالون کے محافظ بنین۔ کیونکہ قومیت کی روح اگر پیدا ہو سکتی ہے تو رسالون اور اخبارون کے ذریعہ سے سالانہ قیمت عہ ہے نمونہ مفت۔

ایڈیٹر

خوش رہنے کے طریقے

شادی شدہ لوگ اگر ذیل کے اصولوں پر کاربند ہوں تو ان کی خوشیوں میں کبھی فرق نہیں آسکتا۔

(۱) گھر میں اگر باہمی شکر رنجی ہو تو اس کا ذکر ہمسایہ سے نہ کیا جائے۔

(۲) جب کبھی خاوند اور بیوی میں جھگڑا ہو تو اس کے بعد وہ حتی الوسع ایک دوسرے کو منانے کی کوشش کریں۔

(۳) خانگی اخراجات آمدنی کے مطابق رکھنے چاہئیں۔

(۴) پہلے دنوں جیسے قایم رکھنے کی کوشش کی جاے۔

(۵) دونوں میں سے ہر ایک ایک دوسرے کی مدد کرنے اور اسے آرام پہنچانے کی کوشش کرے۔

(۶) دونوں کو یہ بات یاد رکھنے کے لایق ہے کہ فریق ثانی انسان ہے فرشتہ نہیں

(۷) عورتیں اپنے شوہر سے بہت محبت سے پیش آئیں۔

(۸) ضروریات خانگی کا باقاعدہ انتظام کیا جاے۔

(۹) دونوں یہ بات یاد رکھیں کہ اچھی یا بُری طرح ہمیں ایک دوسرے کے پاس رہکر گذارہ کرنا ہے۔

(۱۰) مرد حتی الوسع اس بات کی کوشش کریں کہ عورت کے دل کو چوٹ نہ لگے۔

(۱۲) ایک دوسرے کو شایستہ طریق پر مخاطب کیا جاسے اور باہم سلوک بھی مہذبانہ ہونا (۱۳) خاوند اور بی بی دونوں کو لازم ہے کہ امور خانہ داری مین کچھ دلچسپی لیا کریں اور محض کام کرنے والی مشین نہ بن جاوین دل کو اپنے مقام پر رکھنے کے لیے تفریح ضروری ہے اور اسکو نظر انداز کرنا سخت غلطی ہے۔

(۱۴) مردون کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ ناممکن ہے کہ عورت ہر وقت خوش و خورم نظر آے کیونکہ اسے بہت قسم کے کام کرنے ہوتے ہین مثلاً کھانا پکانا۔ بی ہمسایہ سے بات چیت کرنا۔ بیمار بچے کی خبرگیری۔ ایک دو سال کے بچے کی کٹی ہوئی اونگلی پر مرہم لگانا۔ چار سال کے بچے کے کھلونے جمع کرنا چھ سال کے بچے کے سر پر پٹی باندھنا آٹھ سال کے بچے کو سکول جانے کے لیے تیار کرنا۔ جھاڑو دینا۔ صفائی کرنا وغیرہ وغیرہ جس عورت کو اتنے دھندے ہون تو ممکن ہے کہ کسی وقت اسکا چہرہ پریشان اور تلخ بھی نظر آنے لگے۔ ایسے موقعون پر مرد کو لازم ہے کہ وہ اس سے ہمدردی کرے کیونکہ دو چار مہربانی کے الفاظ سے عورت اپنی تمام تکالیف بھول جاتی ہے۔

ایک پردہ نشین

مہاسہ دور کرنیکی ترکیب۔ اول عمدہ ٹھنڈی بالائی کی مالش کرو جب دانے نرم ہو جائیں تو ایک انڈے کی سفیدی اور زردی کو ملا کر مہاسوں پر ملو لیکن انڈے پر گندھک کا ملانا بھی بہت مفید ہے صرف پانچ چھ منٹ مین چہرہ پر لگانے سے دور ہو جاینگے

عبرت انگیز واقعہ

خاص بیاور سے چند میل کے فاصلے پر ایک علاقہ بنماج ہے یہان کے ٹھاکر صاحب
کی بیوی کو اوسکے میکے والے لینے کے واسطے آئے ہوئے تھے اور کئی روز سے
رخصت کے سامان ہو رہے تھے ۱۲- اگست کے صبح کو ٹھاکر صاحب کی چچی
نے اپنی بہو سے فرمایا کہ بیٹی اب تو تم اپنے باپ کے گھر جا رہی ہو خدا جانے پھر کب
تمہارے دیدار نصیب ہون آجکل ایک ایک دن کی خبر نہین آج سب ملکر پر فضا
جنگل کی سیر کر لین ہرے بھرے پہاڑ اور اوبلتے ہوئے چشمے اور لبریز تالاب کی سبزی
قابل دید ہے- بہو نے کہا مجھے بسر و چشم منظور ہے چلیئے اور ضرور چلیئے- آخر ٹھاکر صاحب
کی چچی صاحبہ انکی بھاوج صاحب کی ٹھکرانی اور لیلاما ٹھاکر صاحب کی بیٹی جو ٹھاکر
صاحب بنماج کی قریبی رشتے دار ہین اور ٹھاکر صاحب کے یہان مہمان آئے
ہوئی تھین اور تین اور سہیلیان دو ایسے راجپوتون کی حفاظت مین جس سے
پردہ نہ تھا- پردہ دار گاڑیون مین روانہ ہوئین اور اوس باغ مین پہونچین جو
ایک وسیع تالاب کے کنارے واقع ہے- چارون طرف انتظام ہو گیا
کہ کوئی اوس طرف سے نہ گذرے- کیونکہ ٹھاکر صاحب کے زنانی سردار
باغ مین آئے ہوئے ہین باغ کی سیر اور جنگل کا نظارہ کرتے ہوئے بیڈ نیز
اُس تالاب کے پال (منڈیر) پر آئین جو سلون کی لمبائی چوڑائی مین لہرین

نے راجپوتون سے فرمایا کہ ہم چاہتے ہین کہ اس بجرے مین بیٹھکر تھوڑی دور تالاب کی
سیر کرین راجپوتون نے عرض کیا ہوا تیز چل رہی ہے۔ کشتی چھوٹی ہے آدمی زیادہ
ہین اس لیئے خادمون کی راے مین مناسب نہین چچی صاحبہ نے کہا ہم تو صرف
اس مین دس پانچ منٹ کے واسطے جانا چاہتے ہین کچھ دور تھوڑی ہی جانا ہے
ابھی واپس اتر پڑین گے اور سب نے ہان مین ہان ملائی اور راجپوتون کو مجبور
ہوکر کشتی کنارے لگانی پڑی اور سب کے سب اوس مین لد گئین راجپوتون
نے بہتیرا عرض کیا کہ کشتی پر صرف چار آدمیون کی جگہہ ہے مگر ادہر تو تریاہٹ
اودہر قضا سر پر کہیل رہی تہی اور ہونہار سب کرا رہا تہا ہکر انہون نے کہا کہ ہمین
تو ذرا کنارے کنارے لے چلو اور اتار دو آخرکار کشتی ذرا سی دور چلائی گئی اور
دس قدم پر پڑہکر ایک طرف بوجہہ زیادہ ہونے سے ذرہ سی خم ہوئی ایک عورت
دوسری عورت کی طرف جہکی اور اُدہر ہی وزن بڑہتا گیا حتی کہ کشتی اوپر اور سواریان
نیچے پہر کیا تہا صدہا گز عمیق تالاب میلون کا پاٹ وہان کیا پتہ تہا۔ غریب راجپوتون
نے اپنی بہادری دکہانے مین وہان بہی کسر اوٹہا نہ رکہی دونون کے دونون
کود پڑے اور ڈوبتون کو سہارا دینے کی کوشش کی مگر قضا و قدر کے کہیل
تہے اور موت اپنا سامان کرکے گہر سے لائی تہی کچھ بہی نہ ہو سکا اور بس یہ بہی غنیمت
ہوا کہ راجپوتون کی جان بچ گئی ورنہ وہ بہی عرصہ تک پانی مین رہنے سے بیہوش
ہوگئے تہے۔ غضب یہ ہوا کہ پردہ کے لحاظ سے کوئی راہ گیر بہی اودہر سے نہ نکلا
کہ وہ مدد دیتا۔ آخر یہ ہوا کہ ٹہاکر صاحب کو خبر ہوئی اور صدہا آدمی جمع ہوئے

ماتم کا اندازہ ہر انسان کرسکتا ہے جہان سے ایک دم چھہ جنازے نکلے ہون ہمین ٹھاکر صاحب کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے اسکے ساتھہ ہی اپنی پردہ نشین بیویون سے التماس ہے کہ عورتون کی سلامتی اور حفاظت کچھہ گھر بیٹھنے ہی مین ہے۔

(راقم خاموش)

پردہ اور نِکاح ثانی کی مخالفت کا نتیجہ

سچ ہے

خلاف پیمبر کسے رہ گزید ÷ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ہمارے ہندوستانی مسلمان بہائیون مین ایک ڈیڑہ صدی سے بوجہہ انقلاب یا ادبار زمانہ علاوہ بہت سی قباحتون کے دو باتین ایسی تباہ کُن پیدا ہوگئین تہین جن کی بدولت اچہے اچہے گہرانے ذلیل وخوار ہوگئے وہ کیا یعنی اول تعلیم نسوان کو گناہ کبیرہ خیال کیاجانا دوسرے جوان بیوہ مستورات کو عالم بیوگی مین آخر دم تک تڑپا تڑپا کر مارنا از دیاد شرافت کا باعث خیال کرنا۔ لیکن دس پندرہ سال سے پہلے نقص کی بیخ کنی نئی روشنی والون نے کچھہ کی ہی اور غالباً کچھہ عرصہ مین تعلیم نسوان کا اسقدر غلبہ ہوجائیگا کہ شاید حلالخور کی لڑکی کی پسنہاری بہی خواندہ

مگر افسوس صرف اتنا ہے تعلیم نسوان کی اشاعت مین ایسے اصحاب نے بھی حصہ لیا
ہے جو کثرت غلو مین یہانتک بڑھ گئے ہین کہ پردہ کی بھی مخالف بن بیٹھے اور برابر اسکے
اوٹھانے کی کوشش کر رہے ہین جس کی بدولت آج یہ خبرین ہماری کانون تک
پہونچ رہی ہین۔ اخبار صحیفہ بجنور لکھتا ہے کہ ایک مسلمان کشمیری سوداگر صاحب کی
جوان بیوہ لڑکی اکثر علاج کے واسطے مشن ہسپتال مین جایا کرتی تھی اوسکو
عیسائینون نے بہکا کر مشن مین چھپا لیا۔ بعدہٗ پولیس کی کوشش اور مسلمانونکی
بہی سے لڑکی ماں باپ کو مل گئی۔ دوسری خبر اخبار الہدایت بحوالہ اخبار ہندوستان
شایع کرتا ہے کہ ایک سیزدہ سالہ مسلمان لڑکی آریہ ہو گئی۔ ان دونون خبرون مین
بس تو بے پردگی کی وجہ ان لڑکیون کو گمراہ کرنے مین ساعی ہوئی۔ کیونکہ اگر اونکے
نادان والدین پردہ کو اچھا سمجھے ہوتے تو ممکن نہ تھا کہ وہ گھر سے نکلکر دشمنون کے ہاتھون
مین پہونچ جاتین۔ افسوس ہے کہ ہمارے جس پردے کو اہل مغرب ان الفاظ
سے یاد کرتے تھے جیسا کہ رسالہ مخزن کے فاضل اڈیٹر نے پر اسرار مشرق کے
عنوان مین ایک انگریز کی گفتگو کا مختصر نقشہ ذیل کے الفاظ مین کھینچا ہے (کہ
مجھ سے ایک انگریز نے جو عرصہ دراز تک ہندوستان مین رہکر انگلستان واپس
گیا یہ کہکر کہ مین اتنی مدت تمہارے ملک مین رہا مین نے تمہاری کئی زبانین سیکھین
اور مشرقی علوم سے خاص واقفیت پیدا کی اسپر ہندوستانی شرفا کی وہ زندگی جو گھرون
کے اندر بسر ہوتی ہے میرے لیئے ایک سربمہر کتاب رہی اور ہے مین چاہتا ہون
کہ تعلیم یافتہ ہندوستانی ایسے ناول لکھین جس سے زنانہ طرز بود و باش کا کچھ حال ہم
اجنبیون کو بھی معلوم ہو) آج وہ بازیچہ اطفال بن جائے کہ فاسد خیال کے

غرض لوگ شرفا کی بہو بیٹیون مان بہنون کو بیجا بانہ پہرنے کی صلاح دین۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

دوسرا نقص اب تک ہمارے یہان نکاح بیوگان کو معیوب خیال کیا جاتا ہے۔ اور ایسی بُری بدعت ہے کہ جس کی بدولت ہم کچھ دنیا ہی مین ذلیل وخوار نہین ہو رہے ہین بلکہ مشیت ایزدی اور تعلیم رسول کے خلاف ورزی کے بہی مرتکب ہوتے ہین جسکا خمیازہ قیامت مین بیوہ مستورات کے ورثا کو اٹھانا ہوگا۔ اگر سوداگر صاحب اپنی بیوہ نور چشمی کا نکاح ثانی کردیتے تو آج کیون ہندوستان بھر مین ان کی سفید ڈاڑہی مین بیعزتی اور ذلالت کا خضاب لگتا۔ کاش اب بہی ہمدردان قوم مسلمان شرفا اسطرف متوجہ ہون کہ بیوہ مستورات کو ایام عدت کے بعد نکاح ثانی کرنے کی اجازت دیدیا کرین۔ یا خود نکاح ثانی کی تجویز مین اسی طرح کوشان ہون جیسے کہ کنواری بیٹیون کو ناکتخدا کرنے کے لیے لایق لڑکون کی تلاش کیا کرتے ہین تو ممکن نہین کہ اس قسم کی سستی پیدا کرنے والی خبرین ملک مین مسلمانون کے گہر سے نکل سکین نیز محبان تعلیم نسوان کو اسطرف بہی توجہ کرنے کی بیحد ضرورت ہے کہ وہ نصاب تعلیم مین علم مناظرہ اور دینیات کا ایک بڑا حصہ عورتون کے مطالعہ کے لیے تجویز کرین جس سے گہر مین آنے والی عیسائینون کے دام فریب مین نہ آئین۔ اور آریہ لیڈیون کو بہی جواب دے سکین۔ کیا مین ان باتون کو عمل کی صورت مین بار آور ہوتے ہوئے دیکہونگا۔ خدا کرے قوم کے اور اسلام کے ہمدرد اسطرف کان دہر کے توجہ کرین اور بے پردگی اور جواز بیوگی کا استیصال کرین

عید کی سچی خوشی

ہلال عید بر اوج فلک ہویدا شد
کلید میکدہ گم گشتہ بود پیدا شد

اللہ میان کی کیا قدرت ہے کہ ایک دن تو وہ ہوتا ہے کہ جب مہینہ بہر تک روزہ رکہنے کے لئے ہلال ماہ رمضان المبارک فلک پر نظر آتا ہے اور پہر تیس دن بعد ایک دن وہ ہوتا ہے کہ جس کی سہانی اور دلفریب شام ماہ صیام جیسے مبارک مہینہ کو سال بہر کے لیے اپنی پیشانی پر ایک سنہری اور منور ٹیکا جسکو ہلال عید کہتے ہین لگاکر رخصت کردیتی ہے اور پہر اوسکی نورانی صبح اسلامی دنیا کے لیے ایسی خوشی اور مسرت خیز ہوتی ہے کہ باید و شاید سال بہر مین پہر کسی کو میسر ہوتی ہو اچہے مبارک دن کا مبارک اثر یون تو عام مسلمانون کو مسرور و محظوظ کرتا ہی ہے۔ لیکن آج مین یہ دکہانا چاہتی ہون کہ ہمارے ملک مین جو طریقہ اسدن خوشی کے منائے جانیکا ہے آیا وہ کہان تک قابل تحسین ہے اور کسقدر قابل نفرت۔ عموماً عید کی صبح ہم عورتون کو چارپائی سے اٹہکر توے چولہے کی پڑتی ہے اور اگر خیر سے بال بچون والی مان ہوئی تو چہوٹے بچونکو نہلانے دہلانے نئے کپڑے پہنانے کی فکر مین لگ جاتی ہے۔ مگر بہت کم خدا کی بندیان ہونگی جو اسدن فریضہ صبح ادا کرنے کے بعد تلاوت کلام مجید اور

عید کا صحیح مطلب یہی ہے کہ ہم اپنی مہینہ بھری عبادت اور ریاضت جو ماہ صیام
مین ہم سے ہو سکی ہو اسکی قبولیت کیلئے اپنی گود پھیلا کر خدا کے دربار مین دعا مانگین
مگر نہین اگیا کون کرتی ہین تو سیوّیون اور دوده شکر یا اچھے اچھے کپڑے
کھانے پہننے کی پڑ جاتی ہے خدا رحم کرے ہماری حالتون پر ہم کو چاہیئے تمام
پڑھی لکھی بہنین اس دن وہ کام کرین جو قوم اور ملک یا اپنی ہی دنیا
وعاقبت کے سنوارنے مین کام آئے۔ کیا امسال کی عید کی بھی خوشی کا
ماحصل یہی ہوگا جو آج تک صدیون پہلے سے چلا آیا ہے مین تو امید
کرتی ہون کہ کسی بہن کی زبان یا قلم سے ایسی بات سننے یا پڑھنے مین آئے
جو قوم کی بھلائی پر دال ہو! کیا ہو سکتا ہے کہ تعلیم یافتہ بہنین اپنی ایسی
نادار اور بے بضاعت بہنون کو پردہ نشین جیسے علمی رسائل کم سے کم ایک
سال کے لیے اپنے بٹوون مین سے کچھ خرچ کر کے جاری کرا دین تو کیا اچھا ہو
بلکہ مین خود پہلے اس تجویز کو عملی صورت مین لانے کی لیے اڈیٹر صاحب
پردہ نشین سے استدعا کرتی ہون کہ وہ ایک سال کے لیے میری سہیلی کے
نام پتہ ذیل پر رسالہ پردہ نشین جاری کر دین جسکی پیشگی قیمت مبلغ (عہ)
بذریعہ منی آرڈر روانہ کرتی ہون زیادہ والسلام

بہنون کی خیر خواہ مسز
منظر الحق علی گڈھی

اچھا شوہر

حسب فرمایش منشی فیاض حسین صاحب انسپکٹر سالٹ

نیک مردون کے یہی اوصاف ہین / لطف سے جنکے رہین خوش بیبیان

علم سے دنیا و دین کے باخبر / آنکھ مین شرم و حیا کا ہو نشان

ہون حلیم و نکتہ دان و بردبار / ہون نہ مغلوب الغضب ناقص زبان

بات ہو ایسی کہ دل مین گھر کرے / چال سے ظاہر شرافت کا نشان

دل مین جز محبت اہل و عیال / ہو نہ باہر والیون کا کچھ دھیان

عورتین غمخوار جیسی ان کی ہین / غم کا مردون کو بھی انکے ہو دھیان

کچھ خدا کے مرد ہی بندے نہین / عورتین بھی ہین اسی کی بندیان

گو حکومت عورتون پر ہے ہمین / پھر نہ ایسی دین انہین ہم دھمکیان

صاف باطن بدگمان ہوتے نہین / بی بیان دل کی ہین انکے گنڈیان

پارسائی بی بی کی خواہش ہو اگر / پاکدامن خود نہ کیون بن لو میان

معٰویہ[1] کا قول یہ کیا خوب ہے / ہین عقلمندون کی غالب بیبیان

جاہل و نادان ہین لیکن جو بشر / انکی مستورات ہین بے چاریان

ہین تمدن کے یہ معنی اے عزیز / یعنی مل جل کر رہین بی بی میان

گو تو مین ہو سکے نہ کچھ اذکار ہون / بدگمانی کا نہ دل مین ہو نشان

چار پیسے گر کما کر لائین مرد / ہون محافظ ان کی لایق بی بیان

[1] اصل مین یہ لفظ معاویہ رضی ہے بندش شعر کی وجہ سے (الف) محذوف کر دیا گیا (راسخ)

گماری میری بات کا گر کے یقین ق بی بیون کو اپنی دینا گالیان
کام اشرافون کا یہ ہرگز نہین کچے کانون کے نہ بنئیے مہربان
رشک کا جسطرح ہے تم کو خیال سوت کا بیوی کو کیون غم دو میان
ہو خطا بیوی سے گر کر دو معاف تا کہ بخشے تم کو خلاق جہان
خندہ روئی سے سدا ملتے رہو بات کرنے مین نہ ہو ترشی عیان
عورتون کے دل کا بہلانا ہی کیا مسکرانا آپ کا کافی ہے ہان
وہ اگر غمگین ہو تم غمخوار رہو دور کمبختی سے ہو غم کا نشان

قول ہے رسوا کا یہ اے دوستو
بی بیون کی فرض ہین دلجوئیان

راقم

بندۂ حق - انوار حسین رسوا

لطیفہ

باپ - حمید میز پر چھہ نارنگیان رکھی ہوئی تھین کیا ہوئین !؟

حمید - ابا مین نے ایک کو نہین دیکھا !

باپ - پھر یہ کسطرح ہوا - اکہ میز پر صرف ایک ہی نارنگی رہ گئی - !

حمید - ابا - صرف وہی ایک تہی جسکو مین نے نہین دیکھا ! ہر

بچون کی پرورش کے گیارہ قواعد

ذیل کے گیارہ قواعد لنڈن کے ایک عالم فاضل ڈاکٹر نے تجویز کیے ہین جن کو عام فلاسفرون اور حکمار نے قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

(۱) بچون کو مقررہ وقتون پر کہلاؤ۔ ہر وقت یا بار بار کہلانا اچھا نہین۔ اس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔

(۲) کوئی نشہ دار چیز (غذا خواہ دوا) یا کھٹی چیز مت دو۔ اس سے اعضا خراب ہو جاتے ہین۔

(۳) جتنا زیادہ سوے سونے دو اور سوتے کو مت جگاؤ۔ تاکہ بدن کو آرام اور پرورش پوری طرح ہو پہنچے۔

(۴) لباس صاف سادہ اور کشادہ پہناؤ تاکہ بالیدگی مین رکاوٹ نہ ہو۔

(۵) پیار محبت کرو۔ اور خوش رکھو۔ کبھی ڈراؤ مت نہ غصہ ہو کر بولو۔

(۶) پہنچون سے پکڑ کر مت اوٹھاؤ کہ جوڑ خراب ہونیکا اندیشہ ہے۔ نہ پچھلی طرف کو جھلاؤ کہ جھٹکے سے یکایک خون دماغ مین بھر جانے کا خوف ہے نہ کسی ایسی گاڑی پر بٹھلاؤ جو تھراتی ہو کہ جھٹکے اعصاب کو خراب کرتے ہین۔

(۷) چمکیلی اور فوق البھڑک اشیار کی طرف جب بچہ بڑی دلچسپی سے دیکھتا ہو تو اس کے آگے سے ہٹ جاؤ۔ اگر بچہ ان اشیار کی طرف ہاتھ بڑہاوے تو

اور کان اشیاء کے نام بتاؤ۔

(۸) ہر روز نہلاؤ مگر زیادہ سرد پانی نہ ہو۔ نہلا کر تولیہ سے بدن خوب پونچھ لو۔
پھر کپڑے پہناؤ۔ ہلکی غذا کھلاؤ۔

(۹) جن چیزون کے واسطے وہ روتا ہو۔ وہ اشیاء ہرگز نہ دو بلکہ اس کی
توجہ کسی اور طرف لگا دو۔

(۱۰) جب بچہ اپنی مان کے پاس جانا چاہے تو اسے والدہ کے حوالے کر دو

(۱۱) صاف اور شایستہ الفاظ مین اس سے باتین کرو۔ اور تم جان بوجھکر
زبان بگاڑ کر مت اس سے بولو۔

زنانہ خبرین

چور عورت۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان مین ایک عورت کو ایک سال قید سخت اور ۵
روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی اس نے ایک لوہار کے گھر مین ایک ہزار روپیہ کی چوری کی تھی
افسوس ہے کہ عورتین بھی جہالت کے باعث ایسے جرائم کی مرتکب ہوتی ہین
خوشی کی بات ہے کہ ایک ہندو عورت قوم مرہٹن نے ۵۳ سال کی عمر مین ۲ ستمبر
سنہ ۱۹۱۰ء کو بہ شوق و ذوق دین اسلام قبول کیا۔ اگر ہماری مسلمان مستورات
علم مناظرہ اور تعلیم اسلام سے بہرہ ور ہون تو اونکے ذریعہ سے بھی بہت کچھہ دین
اسلام مین ترقی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ہمارے پڑوسی زیادہ تر ہندو ہین کیا مسلمان
بیبیان اس طرف متوجہ ہونگی۔

نہایت خوشی کی بات ہے کہ جبکل حضور مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا خیال تعلیم بیوگان کی طرف مبذول ہوا ہے اور وہ اس فرقہ کو عمدہ عمدہ دستکار بونی اور اداب معاشرت کی تعلیم یافتہ دیویان بنانا چاہتے ہین - اور ممکن ہے کہ حضور مہاراجہ صاحب کی یہ سعید آرزو ہمت جلد پوری ہوجاے - کیونکہ ملک مین عورتون کا یہی بیکار فرقہ ایسا نظر آتا ہے جو زیادہ تر اپنے سرتاجون کی دائمی جدائی کے بعد یان باپون بہن بہائیون کا محتاج ہو جاتا ہے، اگر بیوہ عورتین دستکاری اور علم ہنر مین دستگاہ کامل رکہتی ہون تو انکی بلا کسی کی آڑ اٹہائے - اس سنہری راے پر ہم کو اسلامی رؤساے والاشان کی طرف نظر اٹہا کر دیکہنا ہے کہ وہ بہی کچہ بیوہ مسلمان عورتون کی ہمدردی مین حصہ لیتے ہین یا نہین سنا گیا ہے کہ علی گڈہ مین ایک انجمن حمایت بیوگان قایم ہے مگر ہنوز کوئی مزید کارگذاری کا مژدہ کانون تک نہین پہونچا -

ترکی کی ایک غریب مسلمان بی بی نے حب الوطنی کے جوش مین بہر کر اپنی بالونکی چوٹی کا نصف حصہ کاٹ کر عثمانی جنگی جہازی بیڑہ کے لیئے چندہ کرنے والی کمیٹی کے پاس اس استدعا کے ساتہہ بہیجا کہ میرے پاس بوجہ افلاس زر و مال نہین جسے دیکر مین عزت حاصل کر سکتی لہذا یہی ایک ذاتی چیز میری حب الوطنی کی شاہد آپکی خدمتمین ہوگی بیشک اسی کا نام سچی محبت ہے اور ایسی ہی نیک دل خواتین کی ہندی مسلمانون کو ضرورت ہے ؎ ترکی کی پارلیمنٹ نے مستورات کے بے پردہ پہرنے کی شکایت پر حکم نافذ کیا ہے کہ آیندہ سے اگر کوئی مسلمان عورت بے پردہ دیکہی

اچھی بی بی

زہے نصیب یہ دنیا بشر کو جنت ہے — زہے نصیب جو ہو ساتھ نیک بی بی کا
وہ زن علوم کے موتی ہون جسکے دامن مین — وہ زن پسند ہو جسکو علوم کا گہنا
رُخ صبیح پہ جسکے ہو غازۂ اخلاق — سیاہ آنکھون مین جسکی ہو شرم کا ڈورا
نگاہ نازمین ہو قدرتی حیا کی جھلک — عیان ہو چہرۂ گلگون سے رنگ مہر و وفا
شریک راحت و آرام قسمت شوہر — انیس رنج و مصیبت جلیس درد و عنا
خدا بڑہائے جو دولت گہٹے غرور اُسکا — خدا بڑہائے جو کلفت کرے وہ شکر خدا
نہ عز و جاہ کی حسرت نہ حرص دولت و زر — نہ بے زری کی شکایت نہ مفلسی کا گلا
کبھی کسی کی بُرائی کی آرزو نہ کرے — حسد کے زنگ سے ہو پاک آئینہ دل کا
کسی خیال مین آئے نہ فکر لاطائل — کبھی زبان سے نکلے نہ حرف نازیبا
شگفتہ رو ہو جو شوہر تو باغ باغ ہو وہ — ملول دیکھ کے شوہر کو ہو ملال سوا
خوشی مین اور خوشی کو بڑہائے ذات اُسکی — بُھلائے کلفت و آلام اُسکا ہنس دینا
ہوا کے فتنۂ دوران ہون لاکھ طوفانی — چراغ عفت و عصمت کبھی نہو ٹھنڈا
اگر ہو صاحب اولاد تو یہ لازم ہے — خیال بچون کی تعلیم کا ہو حد سے سوا
حسد سے بغض سے کینہ سے جہل سے ضد سے — بچائے بچون کو یہ سب ہین عیب نازیبا
جو درسگاہ کو جائین تو پہنین کپڑے صاف — جب آئین گھر مین تو پائین غذائے پاکیزہ

دلِ عزیز و اقارب مین گھر کرے پیدا   بڑہا کے لطف و کرم سے قلوب کی تالیف

مگر زمانے مین ہو لطف زندگی حاصل

زنِ خلیق و وفادار حق کرے جو عطا

مسز فیاض حسین صاحب

معذرت - ناظرین و ناظرات رسالہ کی خدمت مین افسوس کے ساتھہ یہ کہنے کے لیئے مجبور ہوئی ہون کہ رسالہ پردہ نشین کو وقت پر نکالے جانیکی کوشش کی جاتی ہے لیکن کوئی نہ کوئی وجہ ایسی سدّراہ ہو جاتی ہے جس سے یہ مدعا پورا ہوتے ہوتے ناتمام رہ جاتا ہے - اسمرتبہ خاص طور سے ارادہ کیا گیا تھا کہ مہینہ ختم ہوتے ہی رسالہ اپنے سرپرستون کی خدمت مین پہونچے، لیکن ازغیبی گولہ بخار کا ایسا ٹوٹا کہ جس سے کارکنان مطبع کو سر اوٹھانے کی فرصت نہ ہوسکی جون تون کرکے ستمبر و اکتوبر کا یکجائی رسالہ اسمرتبہ تیار کرکے شایع کیا جاتا ہے اور ماہ نومبر کا رسالہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور مہینہ ختم ہوتے ہی آپ کی خدمات بابرکات مین پہونچ جائیگا۔ مین اُمید کرتی ہون کہ آپ اپنی دریادلی سے گذشتہ اور موجودہ تاخیرات کو معاف فرمائین گے اور اسوجہ سے رسالہ پردہ نشین کی محبت سے برداشتہ خاطر نہون گی -

مسز احتشام
مہتمم رسالہ

دنیا کی جنت

جہان نہین خلد برین کا وہ گہر نمونہ ہی   کہ جسکی بیبیان خوش خلق ہون سلیقہ شعار

شیخ منا عمر حسین خیر سے کہاتے پیتے شہر کے بڑے عزت دارون مین شمار کئے جاتے تہے حسب نسب مین بہی کسی طرف سے کوئی داغ دہبہ نہ تہا اللہ کی دی ہوئی نعمتون مین ایک گہر کا ایک لڑکی دنیا مین نام چلانے کے واسطے موجود تہی۔ جیساکہ ایک دو صدی سے شریف مسلمان گہرانون مین علم و ہنر کی بیقدری کا دستور قایم ہوچکا تہا اور صرف موروثی خاندانی کمالیت کا نام شرافت و نجابت رہ گیا تہا بعینہ یہی حال ہمارے شیخ صاحب کے یہان تہا شیخ صاحب اگرچہ اپنے باپ دادا کی بدولت کچہہ شدہ بدہ جانتے تہے، مگر انکی اس ناقابل لیاقت نے اتنی دستگیری نہ کی کہ وہ اپنی اولاد کو کچہہ لکہاتے پڑہاتے۔ لڑکیکا پڑہانا تو انکے ہوئے زمانہ مین کفر والحاد کا حکم رکہتا تہا۔ ہان لڑکون کو قرآن شریف یا گلستان یا بوستان۔ کریما۔ نامقیما۔ فارسی کی چہوٹی موٹی کتابون کو طوطے کیطرح رٹا دیا جاتا تہا معنی مطلب سے کسی کو مطلب نہ تہا۔ یہ وہ وقت تہا جب ۱۸۵۷ء کا کمبخت غدر پڑ چکا تہا اور لاکہون گہر والے بے گہر ہو گئے تہے۔ انگریزی راج کچہہ کچہہ امن و امان قایم کرنے لگا تہا اور کہین کہین ہندوستانیون کے پڑہانے لکہانے کے لیے مدرسے بہی کہول دیے تہے مگر ہندوستانی مسلمان کب ایسے تہے جو اپنے

اس مہربانی کو ٹھنڈے دل سراہتے۔ وہان تو معاملہ ہی دگرگون تہا کچہہ اپنی برباد
شدہ عزت و توقیر کی کہانیون کو گا گا کر ہم چنین دیگرے نیست بن رہے تہے
کچہہ نادان و ناسمجہہ ملانون کی آواز پر کان لگائے ہوئے تہے کہ یا دین کے
مقتدا اور ائمت مرحومہ کے پیشوا اس مسئلہ مین کیا فتوی لگاتے ہین، مگر یہ
حضرات بہی ایسے سیدہے سچے نہ تہے کہ فوراً ہی ضرورت زمانہ کی طرفداری کرکے
اپنے متبعین کو اوس راہ پر چلنے کی صلاح دیدیتے جو انکے اور انکی قوم کی بہتری کے
لیئے حکومت نے نکالی تہی۔ بلکہ وہ ہندون کی برہمن پارٹی سے آپ کو مسلمانون
کے حق مین کم مضر ثابت نہ کرسکے۔ لیکن بہت کم روشن خیال مسلمان ایسے نکلے
کہ جنہون نے ان مذکورہ وجوہ سے آپ کو روکا۔ بلکہ بہت جلد خوش آمدید کا
زمزمہ گا کر حکومت کی زرین راے سے اتفاق کرلیا۔ چونکہ شیخ مظفر حسین نے
اپنے زمانہ کے بدظنہ اصحاب کی پیروی کرکے عاشق حسین اپنے فرزند جگرپیوند
کو مکتبی درس دینے کے بعد کچہہ بہی آگے نہ پڑہنے دیا۔ اس لیئے عاشق حسین کی
نادانی اور کم عقلی کا ادنی ثبوت یہی تہا کہ وہ تمام تمام دن پتنگ بازی اور کبوتر
بازی کے ہاتہون بکا ہوا تہا۔ ماں باپ کو بہی ان کرتوتون سے چندان نفرت
نہ تہی۔ عاشق حسین کی عمر اسی لاابالی مین ۱۷-۱۸-سال کی ہوگئی اور اب
اسکی شادی بیاہ کی فکر مان باپ کو ہوئی۔ مظفر حسین کی نانہیال علیگڈہ تہی
اسی خاندان کی سعیدہ نامی ایک ہوشیار لڑکی کو عاشق حسین جیسی کوڑہ مغز کہلاڑی
انسان کے پیغام دیئے گئے اور چند ہی روز مین دونون طرف سے بات

عاشق حسین کے ساتھہ ساتھہ اپنی صاحبزادی ولیہ بیگم کی بھی جسکی عمر ۱۳ سال ہو گئی تھی شادی ہو جائے۔ کیونکہ اسطرح دونون کارج کرنے مین کچھہ بچت ہو جانی ممکن تھی۔ دوسرے بار بار کی دردسری سے نجات ملجائے۔ بالآخر ولیہ بیگم عاشق حسین کے سالہ کے ساتھہ منسوب ہوئی۔ (یعنی امداد حسین کو) اسطرح ادلہ بدلہ کی شادی دونون بہن بھائی کی ہو گئین۔ ولیہ بیگم اپنی سسرال مین ہی اور سعیدہ خاتون اپنی سسرال مین مظفر حسین کی سعادتمند بہو بنکر رہتی ہے۔ ناظرین اور ناظرات کو ہم اول سعیدہ بیگم کے اوصاف اور اسکی سلیقہ شعاری کا مختصر سا نقشہ کھینچ کر دکھلاتے ہین جس نے اپنے جاہل خاوند کو چند دنون مین اسکے باپ سے بھی بڑہکر معزز اور کاروباری آدمی بنا دیا۔ اسکے بعد ولیہ بیگم کے پھوہڑ پنے کو دکھلائینگے جسکے ہاتھہ سے خاوند اور سسرالیون سب ہی کا ناک مین دم ہو گیا

سچ پوچھو تو مظفر حسین کی خاندانی وجاہت و شرافت کا رہا سہا چراغ گل ہی ہو چکا تھا کیونکہ انکا نالائق بیٹا اپنے ذاتی اوصاف مین اسقابل نہ تھا کہ وہ اس گھر کے اندھیرے کو دور کر سکتا۔ لیکن خوش قسمتی سے اسکی بیوی ایسی انسان ملی تھی جس کی بدولت وہ کچھہ آدمی ہو گیا۔ سعیدہ نے جب اس نئی دنیا یعنی میکہ کو چھوڑ کر سسرال کا منہ دیکھا تو کچھہ دنون نئی بیاہولی ہونے کی وجہ سے ساس سسر اور خاوند کے چال چلن کا تاؤ بھاؤ لیتی رہی لیکن اسکی آنکھہ مین ایک بھی ایسا نہ بچا جسکی ذات سے بہتری کی اُمید کرتی بلکہ ہمیشہ اکیلی پڑی سوچا کرتی تھی کہ کیونکر کیسی گذریگی

کا مضمون ہے۔ بجز پورانی دنیاوی کہاوتوں کے کوئی شی قابل صلاحیت بات

ہی سننے مین نہین آتی۔" ابّا نے بہی عقلمند ہوکر اسطرف توجہ نہ کی صرف حسب

ونسب کے نام پر مجہے قربان کر دیا۔ مگر اب کیا ہوتا ہے بند گیا سو موتی رہ گیا۔

سو پتہر یا تو مجہہ ہی کو ان لوگون کی ہنسیان بننا پڑیگا یا کچہہ برائیون کا پاپ کاٹون گی

یہ سوچ سمجہکر اوس نے اپنے خاوند کا دل مٹھی مین لینا شروع کیا اور وہ اسطرح

کہ جس شوق کیطرف عاشق حسین کو زیادہ رجوع دیکہتی خود بہی ظاہر داری کے

لیے اسکی ہان مین ہان ملاتی۔ لیکن تنہائی کے وقت قصّون کہانیون کے

ذریعہ سے نصیحت بہی کرتی۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ دوپہر کا کہانا کہاکر عاشق

حسین اور سعیدہ بالاخانہ پر لیٹے ہوئے تہے، سعیدہ کے دل مین آیا کہ اسوقت

کوئی بات ہی کہون جس سے انکی سمجہہ مین کچہہ آجائے اور اس زندگی کی ناؤ کا

نہل بیڑہ لگے۔ سوچتے سوچتے کہنے لگی:

سعیدہ۔ کیون جی کیا سو گئے؟

عاشق حسین۔ چونک کر۔ نہین تو کیون! کیا ہے؟

سعیدہ۔ برا تو نہ مانو گے مین ایک بات پوچہتی ہون!

عاشق حسین (جو سعیدہ کی فرمانبرداری اور حسن صورت سے رام ہوچکا تہا)

ہان ہان کہئے؟۔

سعیدہ۔ لیکن کسی کا قول ہے کہ بات اوس سے کہنی چاہیے جو بات کی قدر

کرے! کیا آپ ایسا کرینگے؟۔

سعیدہ - خیر یہ تو آپ کی لیاقت ہے - جسکی مجھے سچے دل سے قدر کرنی چاہیئے

عاشق حسین - یا الٰہی آپ کی بات ہے یا شیطان کی آنت جو کچھ کہنا ہے کہہ ڈالیے مین اوسے ماننے کے لیے تیار ہون!

سعیدہ - عرض یہ ہے کہ پتنگ اور کبوتر کا شوق تو آپ کے بچپن کا ساتھی ہے شاید جسکا چھوڑنا ناگوار ہوگا - اور مین کہہ بھی نہین سکتی - لیکن کیا آپ اس بات سے خوش ہونگے کہ آج مین بھی اپنی اوس نادانی کے مشغلہ کو زندہ کر لون جسے گوڑیان کہیلنا کہتے ہین اور آپ کی اور آپ کے گہر بار کی خبر گیری سے دست بردار ہو کر تمام تمام دن اوس بیکار بلکہ عبث کام مین لگا دون ہرگز نہین - مین جانتی ہون کہ آدمی دنیا مین بیکار عمر گنوانے کے لیے پیدا نہین کیا گیا - بلکہ اوس کے ذمہ بڑی بڑی جوابدہی ہین - آدمی کا بچپن ہی کا زمانہ ایسا ہوتا ہے جسمین اس کے مان باپ خواہ اچھائی کا بیج بوکر اوس کی آنے والی جوانی اور ضعیفی کو خوش آیندہ اور بہار آفرین خواہ برائی سے بوجہ لاڈ پیار چشم پوشی کر کے تمام زندگی کو تلخ کر دین مگر پھر بھی جو لوگ ہوشیار ہوتے ہین وہ بچپن کے ناز بیجا حرکات کو چھوڑ کر اپنی عمر کا بقیہ حصہ زیادہ شیرین تر بنانے کے لیے کوشش کیا کرتے ہین - مگر یہ تو نہین کہہ سکتی کہ آپ اپنے شوق کو چھوڑ دیجیے - ہان صرف اسقدر استدعا ہے کہ جہان وہ شوق آپ کے دامنگیر ہین میرے کہنے سے ایک شوق یہ بھی کر لیجیے کہ اول تو آپ جس کے بندے ہین اسکی عبادت اپنے اوپر فرض کیجیے دوسرے اپنی علمیت بڑہانے کے لیے کچھ اور کوشش کیجیے -

عاشق حسین -

بجالانے مین جی جان سے موجود ہون مگر پڑہنے لکہنے کا زمانہ اب میرے پاس نہین رہا - ہان عبادت جہان تک ہو سکے گی کرون گا - مگر مجہے یہان بہی ایک عذر ہے اور وہ یہ کہ مجہے اسوقت تک نماز کے پورے ارکان بہی معلوم نہین ہین - اور یہ میری غیرت پسند نہین کرتی کہ کسی مولوی سے پوچہون -

سعیدہ - جناب اگر آپ معاف کر دین تو مین کہہ سکتی ہون کہ آپ کے یہ دونون عذر آپ کا حب دل آرام طلب بالکل کمزور کر رہا ہے کیونکہ مین نے اپنے بزرگون سے سُنا ہے کہ علم حاصل کرنیکے لیے عمر کی قید نہین - جسوقت بہی آدمی چاہے تحصیل کر سکتا ہے کیا آپ نے سعدی علیہ الرحمۃ کی سوانح عمری نہین سُنی کہ چالیس سال کی عمر مین علم حاصل کیا تہا - خدا رکہے آپ کی تو ایسی عمر بہی نہین زیادہ سے زیادہ ۲۰ یا ۱۹ سال کی ہوگی جسکو اگلے زمانے والے بچپن کہا کرتے ہین - دوسرا عذر بیشک یہ سُنکر مجہے بہی تعجب ہوا کہ آپ کو اپنے مذہبی قواعد سے یہان تک لاعلمی ہے جو باتین کہ آپ کو دس سال کی عمر سے پیشتر سیکہہ لینے کی تہین اون سے اب تک بے خبر، لیکن یہ آپ کا قصور نہین بلکہ جناب قبلہ خالو صاحب اور خالا صاحبہ (یعنی ساس اور خسر صاحب) کی چشم پوشی کا باعث ہے - اگر آپ کو علماے دین سے استفسار کرتے ہوئے شرم آتی ہے تو مین اس کام کو اپنے ذمے لیتی ہون اور جو کچہ مجہے آتا ہے اسکے بتلانے مین تاخیر نہین کر سکتی -

کو آج ہی سے اپنا خاص فرض سمجھونگا - مگر پہر بہی ایک بات ہے وہ یہ کہ اب بیفکری کے ساتہہ مجھے تحصیل علم کرنیکا خیال مشکل ہے، گو والدین کی حیات سے مین اسقدر کچھہ سبکدوش ہون مگر آپکا خیال نہ رکھنا بہی ایک خاص اپنے فرض کو بہلانا ہے؛

سعیدہ - لیکن کب جب مین آپ کی کم توجہی کی شاکی ہون - خدا کی قسم مین اون عورتون کی طرح نہین ہون جو اپنے خاوندونپر ضرورت سے زیادہ بار ڈالتی ہین بلکہ میری عین خوشی اسی مین ہے کہ آپ تحصیل علم کے شوق مین مجھے یہان تک فراموش کردین کہ اگر مین آپ کے سامنے بہی کہڑی ہون تو آنکہہ اوٹہا کر بہی نہ دیکہا جاے - کیونکہ علم ہی کے ذریعہ سے آپ میرے حقوق کی صیحح نگہداشت کرسکتے ہین - جاہل شوہر خواہ کتنا ہی اپنی بیوی کا دیوانہ ہو پہر اسکو جائز و ناجائز کا خیال نہین ہوتا - یا تو وہ ایسی گہری محبت مین ڈوب جاتا ہے کہ عورتون کے برے سے برے حرکات کو بہی نیک خیال کرتا ہے؛ یا جب اپنی والیون پر آتا ہے تو خوبیان بہی اسکی نظر مین خار بنکر کہٹکنے لگتی ہین - لیکن علم ہی کا ایک ایسا منصف اور خدا شناس ہاتہہ ہے جو اس افراط اور تفریط کی راہ سے بچا کر اعتدال کی طرف لیجاتا ہے جس سے نہ کسی بیوی کو تکلیف ہوتی ہے نہ خاوند کو کوفت -

عاشق حسین - افسوس واقعی مین نے اپنی عزیز عمر کا بہت بڑا حصہ فضول لہو و لعب کی نذر کیا اور اب تک میرا کوئی ایسا خالص دوست نہ پیدا ہوا جو اس بُری راہ سے روکتا - کیا یہ صیحح نہین ہے کہ آنا جانا کا آمو[illegible]

اونکا یہ پہلا فرض تہا کہ وہ مجھے برائی سے روکتے ؛

سعیدہ - میرے خیال مین آپ کو خالو صاحب کا قصور وار گردانا بہو ر ادبی ہے - بلکہ جو کچھہ انہون نے کیا دو باتون کی مجبوری سے کچھہ تو آپ کی بہولی بہالی محبت سے انکے دل کو ایسا گردیدہ کر لیا کہ وہ کچھہ کہہ ہی نہ سکے - کچھہ پورانے زمانے کے تقلید سے آپ کو نہ بچا سکے بہر حال جو کچھہ ہونا تہا وہ تو ہو گیا اب آیندہ کے لیے کوشش کرنا آپ کے ذمہ ہے -

عاشق حسین سعیدہ کے کہنے سننے سے کچھہ ایسا محجوب ہوا کہ اُسی روز کبوترون کی تمام کابکون اور پتنگون کے سامان کو تیرے میرے ہاتہہ اونے پونے بیچ باچ اپنے دامن کو لہو و لعب کے بدنما دہبے و داغ سے پاک صاف کر لیا اور دوسرے دن سے دونون وقت قصبہ کے ایک معزز عالم کی خدمت مین جاکر از سر نو فارسی - عربی - اور حساب کتاب کے قواعد پڑہنے لگا - رات کو بہی ۱۲ - ۱۲ - بجے تک اسی مشغلہ مین لگا رہتا - نماز روزہ وغیرہ ارکان نیک دل بی بی سعیدہ نے باتون باتون مین اُسے سکہلا دیے ؛ جس سے چند روز بعد ہی وہ پانچون وقت مسجد مین نظر آنے لگا اور اب وہی کہلاڑی اور بد شوق نوجوان اچہا خاصہ مسلمان ہو گیا ؛ مظفر حسین اور انکی بیوی آمنہ بیگم کو بیٹے کی یہ جدید کایا پلٹ دیکہہ دیکہہ کر حیرت ہوتی تہی وہ دل مین سوچتی تہی کہ عاشق حسین کو کیا ہو گیا اس نے تو کبہی نماز کے نام مسجد کی طرف منہہ بہی نہ کیا تہا اور پڑہنا لکہنا تو کیسا سچ ہے اگر نیک بیوی کسی کو میسر آجائے تو وہ اسکے عیبون کو بہی چہوڑا

کیونکہ عورت فطرتی طور سے ضدی اور اپنی بات کی دہنی ہوتی ہے؛ اوسپر جہالت کا جن اور بہی خودنما بنا دیتا ہے۔

سعیدہ - نے خاوند کی اصلاح کرنے کے بعد خانہ داری کے اصولونپر نظر دوڑائی توتیان بہی بیڈہنگا پن برس رہا تہا۔ بڈہی ساس کی کاہلی اور لاپروائی سے گہر کی ادنی پسنہاری بہی خوش تہی۔ کیونکہ اوسے ہمیشہ سے اجازت تہی کہ وہ خودہی اپنے ہاتہ سے پیسنے کا غلہ جاہے جتنا نکال کر لیجایا کرے۔ آمنہ بیگم کسی دن آنکہہ اوٹہا کر بہی نہ دیکہتی تہی کہ کتنا لیا اور کتنا دیا ترازو اور باٹ تو تہے نہین جس سے تول کر غلہ دیا جاتا۔ کلّو آٹا پیسنے والی نے ایک ٹوکری ۵ سیر اناج کی وزن کر رکہی تہی جس مین درصل ۶ سیر کے قریب غلہ آتا تہا۔ سعیدہ اس بات کو تاڑ گئی اور اوسنے دوسرے ہی دن خاوند سے کہکر لوہے کی پنسیری اور چمڑے کے پلڑون کی ترازو بازار سے منگالی۔ ساس نے کہا بہی کہ بٹیا یہ بہنیون کے سے باٹ ترازو کیا کروگے؛ خواہ مخواہ کا درد سر خریدنا بہی کس کام کا۔

سعیدہ - خالاجان خانہ داری کے اسباب مین ایسی چیزون کا ہونا بہی اچہائی ہے۔ خدا جانے کیا موقع ہے گہر مین چیز ہو تو وقت پر نکل آئے؛

ساس (ہنسکر) اچہا تم جانو تمہارا کام جانے؛ مجہے تو دو روٹیون سے کام ہے

سعیدہ - اچہی خالا بہلا مین روٹی دینے والی کون؛ مین تو آپ کی باندی اور کنیز ہون۔ آپ کی اجازت کی محتاج۔ آپ کی حکم... خانہ داری کے

اسباب مین جو کچھ مجھ سے ہو سکیگی وہ اصلاح صرف اپنے اور آپ کے
آرام کی نظر سے کرونگی۔ آپ اس بات سے مجھے خود مختار ہونہ خیال فرمائین
خدا اوس دن کے لیے مجھے زمین کا پیوند کردے کہ جب میرے دل مین
یہ خیال بھی آوے کہ ~~خدانخواستہ~~ خدانخواستہ آپ کے حکم سے سر پھیر کر
رہون۔

ساس (سعیدہ کی بلائین لیکر) نہین بیٹی مین بہت خوشی سے اجازت
دیتی ہون کہ جو تمہارے جی مین آوے کرو۔ کیونکہ میری عمر تو اب اس قابل
رہی نہین کہ کچھ دیکھ بھال سکون گویا ہم تو اب قبر مین پیر لٹکاے ہوئے
موت کا انتظار کر رہے ہین۔

سعیدہ۔ یہ تو آپ کا فرمانا صحیح ہے کہ موت سب کے لیئے اللہ میان نے
بنائی ہے جو پیدا ہے وہ ناپید بھی ضرور ہو گا۔ مگر میری تو یہی دعا ہے کہ
آپ کو ہمارے سر پر بہت مدت تک خدا سلامت رکھے۔ اور ہم آپ کی
تابعداری مین جی جان سے کام آئین۔

ابھی یہ باتین ساس بہوؤن مین ہو ہی رہی تہین کہ کلّو آٹا لے کر آئی اور
کہنے لگی کہ لو بیوی آٹا کسی مین کر لو تو مین جلدی سے ناج لے جاؤن میرا
بچہ رو رہا ہوگا۔

سادہ لوح امینہ جسکا ہمیشہ سے یہی دستور تہا کہ وہ کہدیتی تہی کہ فلان
برتن مین کردی۔ آج بھی یہی کہدیا کہ باورچی خانہ مین طشت رکہا ہوا ہے جاکر

ذرا مجہے تو دکہاؤ کیسا پیس کر لائی ہو؟

کلّو (تنک کر) اے بی بی جی تم آٹے کا کیا دیکہو گی وہی آٹا ہے جو روز لاتی ہون

(اور جہپ لے باورچی خانہ مین گہسکر طشت مین الٹ دیتی ہے)

سعیدہ۔ آخر اسمین ہرج ہی کیا ہے۔ ٹوکری بہت لے آؤ؟

کلّو۔ اے لو مین نے تو طشت مین الٹ بہی دیا؟

سعیدہ۔ خیر تو طشت ہی لے آؤ؟

کلّو (طشت لاکر) یہ لو دیکہو آج تمہین کیا ہو گیا ہے؟ امان (امند بیگم) نے تو کبہی آنکہہ اوٹہا کر نہ دیکہا، کوئی سیاہ کرے یا سفید خدا خوش رکہے اونکو کسی سے کچہہ غرض نہین۔!

سعیدہ اونکا کام اونکے ساتہہ تہا مگر مجہے یہ تبلاؤ کہ یہ آٹا کتنا ہے؟

کلّو ہوگا کوئی پانچ سیر۔

سعیدہ نے فوراً پنسیری اور ترازو سنبہال کر آٹے کو تولا اوترا ہوا بہم ½ ساڑہے چار سیر نکلا۔

سعیدہ۔ کلّو یہ تو ساڑہے چار سیر ہے پانچ سیر تو نہین۔

کلّو ساڑہے چار سیر کتنا۔ کیا پانچ سیر سے بہی زیادہ۔

سعیدہ۔ جی نہین پانچ سیر سے آدہ سیر کم۔

کلّو ہوگا۔ مین تو اس ٹوکری بہر ناج لے جاتی ہون شاید اسمین اتنا ہی آٹا ہوگا

سعیدہ اچہا تو اسکا بہی امتحان ابہی کر لو شبہ کیون رکہو جاؤ غلہ کی کوٹہی سے بہر لاؤ؟

کلو مرے مرے بیرون جاکر ناج بھرنے لگی اور چپکے چپکے کہنے لگی یہ بہو کیا ہے
آفت کا ٹکڑا ہے کیسی تڑاخ پڑاخ باتین کرتی ہے بڈھی ساس کا بھی لحاظ
ذرا نہین ہے بہنیون کی سی ترازو ہنوالی ہے اب کاہیکو ہمارا گذارہ ہوگا بیڑا
بہشتن کا بھلا ہو جس نے تمام عمر یہ بھی نہ پوچھا کہ تیرے منہ مین کے دانت ہین

سعیدہ (جو دیر سے کلو کے انتظار مین کھڑی تھی) ارے کلو جلدی آ مین
تو کھڑے کھڑے تھک گئی۔ خدا جانے تو کیا کرنے لگی۔

کلو (جلدی جلدی ناج بھر کر) اے آئی بہو تم نے تو تلوون کے تلے کی زمین
نکال دی۔ آتے ہی آتے آوَن گی۔

سعیدہ (ہنسکر) تلوون کے تلے کی زمین مت نکلنے دو آہستہ آہستہ چلی آؤ

کلو۔ ناج لے کر چلی آتی ہے۔ سعیدہ نے یہ پوچھکر کہ کیا تم روز اتنا ہی ناج
لیجایا کرتی تھین ترازو مین تولا تو ٹھیک پونے چھ سیر نکلا۔ اب تو سعیدہ کے
ہوش اوڑ گئے۔ اور کہنے لگی۔

سعیدہ۔ کلو تو نے اِس گھر پر خوب ہی ہاتھ صاف کیا ہے تیرے لیے
خالا کا دم کیا ہے گویا کچی رسایَن ہین جب ہی تو گود پھیلا پھیلا کر لمبی چوڑی
دعائین دیتی ہے۔ ذرا تو خدا کا خوف کیا ہوتا۔ آدمی کو بے ایمانی بھی کرنی
ہو تو ایسی کہ جیسے آٹے مین نمک۔

کلو (ہک دہک) ہوکر۔ بہو کیا مین نے کچھ کیا!؟

سعیدہ۔ جی ہان آپ نے۔!

سعیدہ۔ اے اللہ ابھی آپ کی سمجھ مین نہ آیا! شاباش تیری نادانی کو۔ لیجیے
مین بتاتی ہون پورے چھ سیر گیہون لیجا کر ۴ ۱/۲ ساڑھے چار سیر آٹا دینا گویا
سوا سیر ناج روزانہ مزدوری کے علاوہ اپنے گھر مین رکھنا۔

کلو۔ سینہ پہ ہاتھ رکھکر رہا ہے مین اور چوری ؟ دس برس سے اس گھر کا پیس
رہی ہون۔ آج تم نے یہ الزام لگایا ہے۔ بوا اگر مین نے کبھی ایک دانہ تمھارا
چورایا ہو تو میرے دیدہ کھٹنون کے آگے آوے۔

سعیدہ۔ آمین۔

یہ دو بدو ہو ہی رہی تھی کہ آمینہ بیگم بھی ٹہلتے ٹہلتے آگئین اور کلو کو
بیطرح بکھری ہوئی دیکھکر کہنے لگین۔

آمینہ بیگم۔ کیون کلو آج یہ کیا فضیحتا ہے ؟

کلو (روتی ہوئی) امان ہمین اپنے ایمان کی قسم کبھی مین نے چوری کی ہو
آج بہو جی نے ایسا بڑا الزام لگایا کہ جس سے میری عزت و آبرو کرکری
ہوگئی۔ اوڑی اوڑی بات کوٹھے ہوتی ہے یہ کہین سے کہین ہو جائیگی
اس سے مین اب آپ کا آٹا پیسنا چھوڑ دونگی۔ بس مین نے بھر پایا۔ تمام
عمر کی کرائی نیکی خاک مین ملادی۔ میرا خدا گواہ کہ مین جس منھ مما بے سے
تمھارا کام کرتی تھی جسکا آج یہ انعام ملا۔ دشمنون کے کان بہرے کسی
نے سن پایا تو مین دین و دنیا دونون سے گئی گذری ہوئی۔ واہ واہ واہ!
آپ کا کیا جائیگا۔ بہت بڑا وہ سونا جس سے ٹوٹے کان۔ میرا آپ کی

سعیدہ۔ کیا خوب اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ چوری اور سینہ زوری تیرا ہی
کام ہے۔ اگر تم ہمارا کام نہ کروگی تو شاید ہوگا نہیں۔ اری بیوقوف جسکی
ناک پر ٹکا رکھا جائیگا وہی سو دفعہ سلام کریگی۔

آمینہ۔ مین نہین سمجھی کہ آخر یہ چوری کیسی؟

سعیدہ۔ مین عرض کرتی ہون کہ آج مین نے آٹا جو تولا تو وہ آدہ سیر کم
پانسیر نکلا اور جب ٹوکری بہر ناج تولا تو پونے چھہ سیر نکلا جس سے معلوم
ہوا کہ ½ سیر آٹا کم ہوا۔ اگر آپ کو ½ مار آٹا روزانہ کم لینا منظور رہے تو آپ اسکو
پارسا کہئے، ورنہ خیر۔

آمینہ بیگم (غصہ سے) ہا کمبخت اسی برتے پر ایماندار بنتی ہے اچھا رخصت
تو نے تو مجھے لوٹ کھایا۔

کلو۔ مجوبانہ انداز سے گردن جھکائے چلی جاتی ہے اور سعیدہ نے اوسی روز
سے دوسری پسنہاری لگالی۔ . . . ۔ اِسی طرح منہ چڑہی ہوئی ماما کو دہتکار
بتلائی اور اب تمام گھر کا کام آپ کرنے لگی۔ میان کی دلجوئی ساس کی تواضع
سسر کی آؤبھگت مین دن رات لگی رہتی ہے۔ کسی کو کسی قسم کی اوسکی ذات سے
شکایت نہین گھر سے باہر تک سب ہی سعیدہ کے سگھڑ پنے اور سعادت مندی
کے قائل ہین۔ شادی کے سال بھر بعد آس مراد کے دن آئے۔ اور اب خدا
رکھے ایک بیٹے کی ماں ہوگئی۔ عاشق حسین بھی بیوی کے کہنے سے
نوشت و خواند مین اتنا لائق ہوگیا کہ جو لوگ اوسے نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے

دکھلائی کہ برادری کی بہوتیر عورتین اسکا اچنبہ سے منہ تکنے لگین اوسکا قول تہا کہ اولاد کی آرزو کرنے سے پہلے اسکی پرورش پر بہین غور کرنا چاہیئے۔ بچہ کی درازی عمر کے لئے دعا مانگنے سے پہلے اوسکی تعلیم و تربیت کا سامان بہم پہونچانا چاہیئے۔ سعیدہ نے ساس کو بہی اچہے اچہے عورتون کے قصے سنا کر دیندار بیوی بنا دیا۔ ایک دن آمینہ بیگم کو بیٹہے بیٹہے خیال آیا کہ مجہے حج بہی کرنا چاہیئے چنانچہ یہ مشورہ سعیدہ سے کیا تو سعیدہ نے کہا کہ خالا جان اس سے بڑہکر بہی کوئی اور بات ہوگی بقول شخصیکہ نیکی اور پوچہہ پوچہہ اگر آپ کا ارادہ ہے تو اسی سال بسم اللہ کیجیئے۔ خدا آپ کی مدد کریگا۔ حاصل کلام شیخ مظفر حسین اور آمینہ بیگم معہ بیٹے اور بہو و پوتے کی خوشی خوشی سدہارے سچ تو یہ ہے کہ نیک بخت عورت دنیا ہی کا گہر جنت نہین بناتی بلکہ عقبیٰ مین بہی دارالبوار کا مہمان کرتی ہے۔

مرسلہ والدہ ابن حسن،



ساسوں پر بہوؤں کا ظلم

(مرسلہ محمودہ بیگم صاحبہ از جیترہ)

ہماری بہنوں کا کچھہ ایسا خراب سبھاؤ ہوگیا ہے کہ وہ کسی طرف سے قابل
تحسین نظر نہین آتین۔ یہ فرض عموماً ماؤن کا ہے کہ وہ اپنی کنواری اور ہونہار
بچیون کو ایسا سبق دیتین جس سے اپنے اور پرائون مین یکسان گذر کرنے کے
قابل ہو سکتین۔ لیکن یہان تو نگوڑی وہی مثل ہے کسی کا آوہ بگڑا ہو گا یہان
اپنا کمدانہ ہی اکارت ہوگیا۔ نہ ماؤن مین یہ تمیز کہ اولاد کی پرورش اور تعلیم کرنے کا
صحیح معیار ہے کیا۔ نہ بیٹیون مین اسکا لحاظ کہ ہم کو کس کا ادب کرنا فرض ہے
کچھہ تو جاہل ہی تہین اوپر طرہ یہ ہوا کہ اپنی بہنون بہاوجون کا برتاؤ دیکھکر اور بہی
چار چاند لگ گئے، ساس کے گھر جاتے ہی لگین وہی نالایقی اور کج بحثیون
مین دال روٹی باٹنے اور راتون کو شوہر دن کے کان بھرنے۔ ساس بچاری
کو کبھی بدزبان کبھی بدسرشت کبھی جھک جھک کرنے والی، کبھی چڑیل ڈائین
کے لفظون سے یاد کرنے اور ساس ہے کہ علیحدہ گٹھڑی مارے پڑی ہے اوسے
بہو صاحبہ کے کرتوتون کی کیا خبر کہ اسکی باتین غضب ڈہائین گی وہ لایق
بیٹیا جو کبھی امان جان کا دمون دیوانہ تہا جسکو نو مہینہ تک غریب بڑہیا نے
پیٹ مین بڑی بڑی کشٹیون سے خون جگر پلا پلا کر رکہا تہا جسکی پرورش
مین اپنی جان کو جان نہ سمجہا آپ گیلے مین سوئی اوسے سوکہے مین سلایا

ایک دم مین طوطا چشم بن جائیگا۔! آہ کتنے بڑے ظلم کی بات ہے کیا ایسی
نالایق اور بدخو بہو کبھی دنیا مین سرسبز ہو سکتی ہے! کیا وہ بیٹا جس نے مان کی
محبت کو بیوی کے چاؤ وچلہ چلون پر بیقدری سے نثار کردیا ہو اس قابل ہو
سکتا ہے کہ اوس سے خدا و رسول ناخوش نہون۔ بہوین ساسون کی کیون
دشمن ہوتی ہین صرف وجہ سے کہ یہ گھر کی سردار یہ تجربہ کار عورت بہت سی
ایسی باتون کو منع کرتی ہے جو اوسکے تجربہ مین مخرب اخلاق یا نقصان دہ
ثابت ہو چکی ہین لیکن بہو کا کچھہ تو نیا خون کچھہ لاعلمی اس جائز بات کو جابرانہ
حکومت سمجھکر ساس ایسی ہی بات کو ٹیڑہی جاننے لگتی ہے۔ حالانکہ جب بی بی
صاحبہ اوس عمر کو پہونچتی ہین جس عمر کی ساس ہے تو وہی باتین انکے تجربہ مین
ناقص ثابت ہوتی ہین۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام بہوین
ساسون کی باتون کو عزت اور تجسس کی نظر سے دیکھین اور اگر اون باتون کا
چھوڑنا یا کرنا گوارہ بھی نہو تو ساس پر برائی کا الزام نہ دین ایسے ہی مردون کو
لازم ہے کہ وہ ناتجربہ کار بیبیون کی کانا پھوسی مین فوراً ہی ماون باپون سے
طوطا چشمی نہ کر لیا کرین ورنہ مین ضرور کہون گی کہ جو الزام عورتون پر صرف
ناقص العقلی کا لگایا کرتے ہین اوس سے زیادہ مرد اوسکے ملزم ہو سکتے ہین
ہماری بہنون لیاقت ہوشیاری کے یہ معنی نہین ہین کہ ہم بیاہی ہی تیاہی
ہوکر ساس نندون کو دودہ مین سے مکھی کی طرح نکال دین اور آپ شوہر صاحب
کو سنگوا کر بیٹھ جائین۔ ایسا کرنیکو تو ہم کر سکتے ہین اور آئے دن ہماری سیکڑون
[illegible]

ہمارا شفاخانہ

آنکھون کے قریب کے اور مُنہ کے کونون کے خشک مرجھائے ہوئے چمڑے کو نئے سرے سے تازہ کرنے کے لیے اسقدر گرم پانی سے دھوو جسقدر برداشت ہو سکے۔

نسخہ دافع کھانسی۔ جب کھانسی مرض سل کی وجہ سے ہو تو بیج اوڑیہ ۲ تولہ گلو ۲ تولہ۔ تین چھٹانک پانی مین ڈال کر جوش دین۔ جب نصف پانی رہ جائے پھر اوتارین اور نصف چھٹانک کی مقدار سے دن مین تین مرتبہ پلائین۔

ہوائی پھٹنے کا علاج۔ شلغم یا سیب کے ٹکڑے جوش دیکر مقام ماؤف پر باندھنا یا نمک و پیاز پیسکر لگانا پیاز کو کوٹ کر گرم گرم باندھنا مفید ہے۔

ایک پردہ نشین خاتون

ہمارا باورچیخانہ

اعلی قسم کی خستہ کچوری۔ اُرد یا مونگ کی دال رات کو پانی مین بھگو دین صبح کو ہاتھہ سے مل کے چھلکے نکال ڈالین اور خوب ہو کر سل بٹے سے نہایت باریک پیسین۔ پھر اسکو گھی مین بھون کر مسالے ادرک وغیرہ حسب ضرورت ملا کر رکھہ لین اور ایک سیر میدہ کو آدھ پاؤ گھی اور قدرے نمک اور سوڈا ملا کر گوندھین۔ جب یہ [illegible]

ہر ٹکیہ مین وہ بہونی ہوئی دال رکہہ کر پہر لوئیان تیار کر کے چکوٹی پر بیل کر گہی مین
تلین د نہایت عمدہ ہونگی ۔

نوٹ ۔ بجاے دال کے خشخاش کو باریک پیسکر اور مصالح نمک مرچ ادرک
ڈال کر بطریق مذکورہ بالا تیار کرتے ہین یہہ بہی خوش ذائقہ ہوتی ہین اور آلو کی
بہی بناتے ہین ۔

سموسہ ۔ دو قسم کا پکتا ہے نمکین اور مٹہیا ۔ ترکیب یہ ہے کہ ایک سیر میدہ مین
ایک تولہ بہر نمک ملا کر پانی مین گوندہین پہر چہوٹی چہوٹی لوئیان توڑ کر چکوٹی پر بیلین
آلو ۔ کچالو ۔ شکر قند ۔ مٹر ۔ دال ۔ بہاجی اُبال کر سیاہ مرچ مصالحہ اور ادرک اچور
وغیرہ ملا کر یا خالی انار دانہ کچل کر بہرین اور دونون سرے انکو موڑ کر کنگورہ دار بنائین پہر
گہی مین تل لین (میٹہی منظور ہون تو بجاے نمک مرچ کے مٹہائی کا چورا ڈالین ۔
اعلیٰ درجہ کی لذیذ ہونگی ۔

کہووے کا گلگلہ ۔ کہووہ آدہ سیر ۔ نشاستہ چار تولہ پستہ ایک تولہ مغز بادام
دو تولہ چلغوزہ ایک تولہ ۔ دارچینی ۔ مرچ سیاہ ۔ ہر ایک چہہ ماشہ گہی ایک چہٹانک
قند پاؤ بہر ۔ سبکو متہہ کر میوے کو پیسکر ملائین اور گہی مین تل لین بیحد لذیذ ہوگا ۔

کہجورین ۔ میدہ ایک سیر گہی ۔ پاؤ بہر قند آدہ سیر ہین قدرے سوڈا اور ذراسا خمیرہ
دیکر پانی کے چہینٹے سے خوب متہین ۔ پہر ٹکیئن بنا کر اوپر دو دو کا پوچارہ دیکر بیضوی
شکل کی کہجورین بنا کر تل لین د اسمین تین تولہ دہی اور بالائی بہی حسب خواہش
اضافہ کرتے ہین ۔ نہایت عمدہ ہوتی ہین ۔

شکر پارہ ۔ میدہ ایک سیر

نمک ایک تولہ سب کو پانی مین گوندہ کر پاؤ بہر گہی مین تل لین - اگر شیرین بنانا منظور ہو تو بجائے نمک آدہ سیر قند کا قوام ملا لین عمدہ ہونگے ؛

دہی بڑے - سیر بہر دہی مین آدہ سیر میدہ ملا کر یکسان گولیان بنا کر گہی مین تل لین اور قند کی چاشنی ڈال کر کام مین لائین (یہ پنیر کے بہی بنتے ہین یعنی پنیر کی ہموزن گولیان بنا کر گہی مین تل کر چاشنی مین ڈال لیتے ہین) نہایت خوش ذائقہ ہوتے ہین - جنابہ (الف ھ صاحبہ - بنت لایق لاہوری -)

نوٹ کیا ہی اچھا ہو الف صاحبہ ہمیشہ اسی طرح پردہ نشین کیواسطے اپنا تہوڑا سا وقت نہ صرف کر دیا کرینگے ؛ مجھے اُمید تو اس سے سوا ہے - ایڈیٹرہ -

سچی لطافت و ظرافت

لطیفہ - ایک عورت نے حضور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کی خدمت سراپا برکت مین عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے سواری کے لیئے ایک اونٹ مرحمت فرمایئے حضور نے ارشاد فرمایا کہ ہم تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرائینگے اُس نے عرض کیا کہ وہ بیلا مجھے کب اوٹہا سکیگا - عورت کے اس بہولے پن کی گفتگو پر سب حاضرین دربار ہنسے اور کہا کہ اسے نیک بخت بی بی کیا اونٹنی کا بچہ اونٹ نہین ہوتا تو پہر کیا ہوتا ؛

ایک عورت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حضور مین حاضر ہو کر

کہ کیا تیرا شوہر وہی ہے جسکی آنکھہ مین سفیدی ہے وہ عورت گھبرائی ہوئی گھر آئی اور اپنے شوہر کی آنکھہ کھول کر دیکھنے لگی اوسکے شوہر نے تعجب سے پوچھا کہ بی بی تجھے کیا ہوا تو کس کام کو گئی تھی اور کیا کر رہی ہے وہ بولی کہ مجھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خبر دی ہے کہ تیرے شوہر کی آنکھہ مین سفیدی ہے وہ مرد بولا کہ کیا خوب ؟ بی بی ایسا کونسا آدمی ہے کہ جسکی آنکھہ مین سفیدی نہین ہے۔

ایک بڑی بی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اور میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون آپ دعا فرمائین کہ اللہ تعالی مجھہ ضعیفہ کو جنت مین داخل کرے۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ بی بی جنت مین کوئی بڈھی عورت نہ جاوے گی یہ سنکر وہ نہایت دلگیر ہوئی۔ آپنے اُسے غمگین دیکھکر بڑی شفقت کے ساتھہ مسکرا کر فرمایا کہ اے نیک بخت تو نے کلام پاک حق سبحانہ و تعالی نہین سنا کہ فرماتا ہے "اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاۗءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا" یعنی بڑہیا جوان ہو کر بہشت مین داخل ہو گی۔ وہ بڑہیا اس خوشخبری سے نہایت خوش ہوئی۔ الف میم صاحبہ

بنت لایق لاہوری

نوٹ مہن۔ الف میم صاحبہ مین آپ کی اس سچی ظرافت کے انتخاب کو شکریہ کے ساتھہ درج رسالہ کرتی ہون کیا آپ ایسی عمدہ باتون کا سلسلہ مدت تک نہ قایم رکھین گی۔ خدا آپ کی لیاقت اور قابلیت مین دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرماے۔ آمین۔ ایڈیٹرہ۔

سینتل ساگر تیل

رجسٹری نمبر ۶۲۱ ایس۔ ایم حسین کا بنایا ہوا نہایت عمدہ خوشبو دار سینتل ساگر تیل یہ تیل دُنیا میں بڑے بڑے مقام میں فائدہ دکھلا چکا ہے آپ لوگ بہت طرح کا تیل استعمال کر چکے ہیں مگر ہمارا یہ سینتل ساگر تیل ایکمرتبہ آزمایش کر کے دیکھئے اسکا عجیب خاصّہ کس قسم کا ہے یہ تیل استعمال کرنیسے دردسر دوران سر لقوا یعنی مرا چڑھا درد مو و بیوقت بال کا پکنا عورتوں کے سر کا بال زائل ہو جانا وغیرہ و بال کا ہر طرحکا نقص ایکبارگی دفعہ ہو کر بال گنجان و سیاہ ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایکروپیہ عہ ر

موٹر کار مارکہ استنبول کا کھانٹی گلاب کا ست

اندنوں بہت ہی آدمی گلاب کا ست ایجاد کر رہے ہیں لیکن کئی ایک شخص استنبول کا گلاب کا ست منگواتے ہیں جو کہ اندنوں استنبول کا گلاب کا ست کوئی نہیں منگوا سکتے ہیں اسکا عجیب خاصّہ یہ ہی جیسی ہی آنکھہ کی بیماری ہو یا کہ آنکھہ میں کسی طرح سے چوٹ لگی ہو یا کہ آنکھہ آئی ہو ہر قسم کے آنکھ کی مرض کو دو تین روز استعمال کرنیسے شفا کلی حاصل ہوتی ہے اور سر کو ٹھنڈا کرتا ہے اور پیٹ میں اگر درد ہو یا کہ مسوڑا ہو تو آدہ پاؤ گرم پانی میں ایک تولہ وزن گلاب کا ست آمیز کر کے پینے سے بہت ہی جلد افاقہ ہوتا ہے استعمال کرنیسے حال معلوم ہو جائیگا قیمت فی شیشی چار آنہ ۴ر

ملنے کا پتہ { سید معظم حسین نمبر ۸ کارپوریشن اسٹریٹ جانبازار کلکتہ۔ برانچ یعنی شاخ نمبر ۵ ویلسلی اسٹریٹ کلکتہ

انجن آگے



اجنٹی بندہ

ہم اپنے عام خوشبو پسند شایقینونکو اپنی جانفشانیونکا ایک اچھا نقشہ کھینچکر دکھلاتے ہیں یعنی ہمارا ایجاد کردہ چند چیزونکی عرق جوہر اور روغنیات وعطر اپنی عمدگی سے مائل بناکر مقبول وپسند عام ہوئے اکثر بڑے بڑے راجگان و دیوانان ذیشان نے خدا اپنی خوش پسندی کا لکھکر ہمارے کارخانہ کی عزت افزائی کی کہ جس سے ہمکو بھی ادائی شکریہ کا موقع ملا آج کل اچھی سے اچھی چیزوں کے اشتہار کو لوگ ہاتھوں میں لیکر بہ نظر حقارت پھینکدیتے ہیں مگر ہاں ہمارا اشتہار لغو اور دُنیا سازی سے بالکل مبرا ہے کیونکہ ہم خوشامد تملق کو پسند نہیں کرتے آپ ایک شیشی ہمارے کارخانہ سے طلب فرماکر امتحان کرلیں اور ہماری صداقت شعاری کی داد دیکر اپنی فرمائشات سے عاجز کو ممنون بنائیں۔

عرق جوہر گلاب۔ خوشبو اسکی دل اور دماغ کو فرحت اور روح کو تازگی بخشتی ہے علاوہ اسکے درد چشم اور دُھند اور خارش چشم کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ایک شیشی ملکے بھر پانی میں ڈالنے سے عمدہ خوشبو ہوگی قیمت دو اونس شیشی ۴؍

گل بہار تیل۔ یہ تیل خوشبو پسند اسم بامسمیٰ ہے بہت سی بوٹیونکی آمیزش سے تیار کیا گیا ہے بالوں کی جڑ کو مضبوط کرنا اور بڑھانا۔ اور چمکدار کرنا اسکی ادنیٰ صفت ہے ماسوا اس کے ضعف دماغ اور نیند لانے کے لئے از حد مفید ہے قیمت فی شیشی چار آنہ ۴؍

عرق جوہر کیوڑہ۔ یہ عرق واقع خوشبو پسند شایقینونکا ایک خزانہ ہے کیونکہ کیوڑہ مفرح دل اور دماغ و روح کو تازگی بخشنے میں اپنا نظیر نہیں رکھتا علاوہ دو چار قطرہ پانی میں ڈالنے سے عمدہ خوشبو ہوگی قیمت چار اونس شیشی چار آنہ ۴؍

بادامی جوہری تیل۔ یہ تیل اپنی عمدہ خوشبو دار ہونے میں آپ ہی نازاں ہے بلکہ بادام کے اوپر تیار کیا گیا ہے۔ خوشبو اسکی بجنسہ کچے پھولونکی طرح سے ہے کمزوری دماغ اور ضعف بصارت کیلئے نہایت ہی مفید ہے قیمت فی شیشی آٹھ آنہ۔ ۸؍

بوگل کسم تیل یعنی روغن مولسری یہ روغن ہر دلعزیز کیوں نہو کہ جسکی خوشگواری کا سارا جہان مداح ہے خوشبو اسکی کچے پھولوں کی سی ہے ہمنے اسکو بڑی کوشش سے اک خاص طور پر تیار کیا ہے قیمت بھی کچھ نہیں صرف چار اونس شیشی دس آنہ ۱۰؍

نوٹ۔ مال بذریعہ پیشگی وی۔ پی روانہ کیا جائیگا خرچ ذمہ خریدار۔ جو صاحب ایجنٹ ہونا چاہیں بذریعہ خط وکتابت طے کرلیں۔

المشتہر

غوث علی حاجی وارث علی پرفیومر سکندرپوری مقام کلکتہ جوڑاساکھو کوٹھی نمبر ۶۰

پردہ نشین بہنوں کی خاطر خاص اہتمام

ہمارے مطب میں ہر قسم کے اعلیٰ اور ادنیٰ مفرد اور مرکب نسخہ جات تازہ بتازہ تیار ہو کر فروخت کے لئے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ ذیل کے چند چوٹی کے نسخہ جات جن کی اب سے دور بہنوں کو اکثر ضرورت لاحق ہوتی رہتی ہے اس غرض سے درج کئے جاتے ہیں کہ بوقت ضرورت فوراً آرڈر بھیج سکیں جس کی ممکن سے ممکن عجلت کیساتھ تعمیل کرنے کے واسطے یہ خادمہ ہر وقت تیار ہے علاوہ ازیں ہر ایک قسم کی نئی یا پرانی امراض کا علاج مفصل حالت معلوم ہونے پر (جو پوشیدہ رکھی جائیگی) عمدہ طور پر اور بغور تمام کیا جائیگا۔ شافی الامراض کے فضل و کرم سے شفا کی امید کامل ہے

سفوف مسیحی صغیر واقعی کم سن اور بے زبان بچوں کے درد شکم اور پیٹ کی دوسری شکایتوں کے لئے یہ اسم بامسمی سفوف جادو کا سا اثر دکھاتا ہے بچہ خواہ کتنا ہی روتا ہو ایک خوراک دینے سے بفضل شافی ہنسنے کھیلنے لگ جاتا ہے قیمت فی پڑیہ ۲۰ خوراک ۸/

سفوف مسیحا کبیر ہر قسم کی شکمی اور خونی بیماریوں کیلئے تیر بہدف علاج ام الصبیان (بچوں کی مرگی) اور پیٹ کی ہر ایک قسم کی شکایتوں کا لاثانی نسخہ۔ خوراک ایک پڑیہ تھوڑی شہد یا شربت بنفشہ کے ہمراہ جس سے فوراً کبھی ایک آدھ دست آکر فضلہ پوری پوری شفا ہو جاتی ہے مجرب المجرب۔ قیمت ۲۰ پڑیہ عہ/

علاج گندہ بغلی دوسری بیماریوں کا زیادہ اثر خود مریض پر ہوتا ہے لیکن گندہ بغلی ایسا منحوس مرض ہے کہ ۹۰ فی صدی مریضوں کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ ان کی وجہ سے پاس بیٹھنے والے عزیز زندہ درگور سے بھی زیادہ بدتر حالت میں ہو رہے ہیں اس علاج سے برسوں کا مرض صرف ایک ہفتہ میں بفضل شافی جڑ سے دور ہو جاتا ہے قیمت ایک چھٹانک سفوف جو دو ہفتہ کے لئے کافی ہوتا ہے۔ عہ/

مہاسوں کا علاج۔ مہاسے واقعی خوبصورتی کے دشمن ہیں اس دوا کو ایک ہفتہ استعمال سے یہ تکالیف رفع ہو جاتی ہیں اور دوبارہ پیدا نہیں ہوتے قیمت فی شیشی جو کئی مریضوں کے لئے کافی ہے ۱۴/

مفرح معتدل۔ جوانی میں ہی بیماری یا کثرت تولید یا کسی اور وجہ سے دن بدن کمزوری بڑھتی جاتی ہو اور تھوڑا کام کرنے یا چلنے پھرنے سے تھکان پیدا ہو جاتا ہو بھوک کم ہو گئی ہو طبیعت ہر وقت اداس و متفکر رہتی ہو کبھی قبض کبھی اسہال اور کبھی سر میں کبھی دوسرے اعضا میں درد محسوس ہوتا رہتا ہو تو اس دوائی کے خرید کر باقاعدہ استعمال سے سب شکایات رفع ہو جاتی ہیں دو ہفتہ کے استعمال سے دل میں نئی امنگ پیدا ہو جاتی ہے اور دل ہر وقت کنول کی طرح کھلا رہتا ہے بڑھاپے کے تمام علامات کافور ہو کر چہرہ پر نور برسنے لگ جاتا ہے قیمت فی شیشی دو ہفتہ کے لئے ۴/

فریاد رس صغیر۔ ماہواری ایام کی بندش کو صرف ایک خوراک کافی ہے دوسری خوراک کی ضرورت نہیں ہے قیمت ۳ خوراک ۸/

فریاد رس کبیر جب ماہواری ایام کی بندش سے حالت کم زور ہو رہی ہو تو اس کے استعمال سے بفضل شافی الامراض تین روز میں سب شکایات رفع ہو کر نئی زندگی حاصل ہو جاتی ہے ایک مرتبہ آزمائیے

روغن مو افزا۔ معمولی تیل کی طرح استعمال کرنے سے بالوں کو بڑھاتا اور سیاہ کرتا ہے بھینی بھینی خوشبو دماغ کو معطر رکھتی ہے قیمت فی شیشی جو چند ماہ کے لئے کافی ہے۔ عہ/

شاہی منجن۔ دانتوں کے کل امراض خصوصاً گندہ دہنی اور میل کو رفع کرکے موتیوں کی طرح آبدار اور مسوڑھوں کو خوش رنگ اور مضبوط کرتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۸/

سفوف لقمانی۔ تپ خواہ کسی قسم کا ہو نیا ہو یا پرانا ہر روز آتا ہو یا تیسرے چوتھے روز صرف ایک خوراک اور زیادہ سے زیادہ تین خوراک سے رفع کر دیتا ہے قیمت ۹ خوراک عہ/

بنگالی تحفہ نہایت نفیس سرمہ جس کے ہمیشہ کے استعمال سے آنکھیں سرگیں اور خوش رنگ ہو جاتی ہیں قیمت فی تولہ ۱۲/

نوٹ یکمشت پانچ روپیہ اور اس سے زیادہ کے خریدار کو محصول ڈاک معاف

خوبصورتی نے جان بچادی

ایک دن حسن کی دیوی باربہ اپا مربیگم کلیوپیٹرہ سی رعایا نے مار ڈالنے کی نیت سی اوسکی گاڑی روک لی بیگم صاحبہ چونکہ خوبصورتی کے سحر کی طاقت سے واقف تہی جہٹ چہرہ سے نقاب ہٹا کر گاڑی سے نکل آئی اوس کی خوبصورتی دیکہکر سب دنگ رہگئی بلکہ الٹا اوسکی تعریف کرنے لگے اچھی خوبصورتی چاہو تو ہمارا لمبی اور سیاہ بال خوبصورتی کا لازمہ ہے

(۱) شاہی خضاب مثل تیل پھیلیکے لگایا جاتا ہے۔ جلد پر داغ نہیں دیتا۔ بال ریشم جیسے نرم رہتے ہین پانچ منٹ مین سفید بالونکو سیاہ بنہو رنگ کے اصلی رنگت دیتا ہی۔ سیاہی دو ماہ قایم رہتی ہے۔ صرف دسوین دن کہونٹی کو لگانا پڑتا ہی چہ ماہ کافی ہے۔ اخروٹ وغیرہ بہت سی ادویات کا مرکب ہی۔ دانتون کو قوت دیتا ہی۔ قیمت فی شیشی عگا

(۲) فرانسیسی گلگونہ چہرہ سے چہریان چہایان سیاہ داغ کیل وجہاسی دور کرکے خوبصورت بناتا ہی بدصورتون کو حسین اور حسینون کو ماہ جبین بناتا ہے۔ خوبصورتی کا لوازمہ ہے بہت خوشبودار ہے قیمت فی شیشی عہ

(۳) بال اڑانیکا خوشبودار پوڈر بلاکسی تکلیف یا خارش دو منٹ مین بال دور کرتا ہی۔ جلد مخمل سی نرم رہتی ہی اور عرصہ تک بال پیدا نہین ہوتی ہین قیمت ڈبیہ کلان عہ ڈبیہ خورد ۸

(۴) روح النسار ایام بیقاعدہ۔ کم یا زیادہ دیر بعد یا جلدی تکلیف سے یا دیر تک آوے بالکل نہ آوے یا سفید پانی آتا ہو لاولدی ہو یا کمزور اولاد پیدا ہوتی ہو غرضیکہ عورتون کی سب بیماریونکے واسطے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی سے

(۵) سرمہ ممیرہ۔ دہند۔ غباری۔ لالی۔ جالا۔ پردال پانی۔ ناخونہ وغیرہ آنکھون کی سب بیماریون کے واسطے اکسیر۔ موتیابند کے واسطے بہت مفید امریکہ و جرمن تک مشہور قیمت فی تولہ عگا

کیش ارکھشک تیل

بالون کو لگانے کا بے نظیر خوشبودار تیل ہے۔ بالون کا گرنا۔ گنج۔ نزلہ۔ زکام۔ دور کرتا ہے۔ بال لمبے۔ خوبصورت اور عرصہ تک سیاہ رہتے ہین۔ سستی کاہلی۔ تکان۔ دور کرکے ترو تازگی و فرحت دیتا ہے۔ اس کی بہینی بہینی مہک نرالے ہی ڈہنگ کی ہے۔ چونکہ اس کے اجزا بالون کی خوراک ہین اس واسطے اس کے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہین خوب لمبے و نرم ہو جاتے ہین۔

قیمت { ایک روپیہ فی شیشی
نو روپیہ (لعہ) فی درجن

والیان ریاست کیا فرماتے ہین

جناب کنور شتروجیت سنگہ صاحب وزیر اعظم ریاست سوکیت و برادر حقیقی مہاراجہ صاحب مرحوم فرماتے ہین واقعی آپ کا خضاب سفید بالون کے واسطے لاجواب ہے جس کے لگانے سے فوراً بال سیاہ ہو جاتے ہین۔ اصلی کی طرح اور کسی قسم کی تکلیف نہین ہوتی جیسا کہ عطر لگالیا۔ ویسا آپ کا خضاب بالون کو لگالیا۔

نئے سال کی جنتری۔ رسالہ سفید عالم و رسالہ ایک بفت